125

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،16-مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

126

7۔ مسودہ قانون (ترمیم) اٹارنی کے اختیارات 2011 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اٹارنی کے اختیارات 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ مسودہ قانون (ترمیم) مخصوص دادرسی 2011 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مخصوص دادرسی 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 244-اے کے تحت

متذکرہ قواعد میں ترمیم کے لئے تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم کے لئے تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم منظور کی جائیں۔

نوٹ: مجوزہ ترامیم برمنسلکہ ایزاد ہیں۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

بدھ،16۔مارچ2011

(یوم الاربعاء،10۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر55منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ
فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ آیات21تا22

لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو(21) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے۔ پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ۔ اور تم جانتے تو ہو(22)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جو میرے نبی ﷺ کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں
مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں
جو مہک پسینے میں ہے تیرے جو ہے رنگ تیرے شباب میں
نہ وہ موتیے میں مہک ملی نہ وہ حُسن دیکھا گلاب میں
کوئی تحفے بھیجے سلام کے کوئی گائے گُن تیرے نام کے
کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی ﷺ تمھاری جناب میں
کبھی جالیوں کے قریب سے کبھی دوریوں میں مزے لئے
جو کرم ہوئے ہیں کریم کے نہ حساب میں نہ کتاب میں
ہے یہی نیازی کا آسرا میں ہوں نام لیوا حضور ﷺ کا
نہیں اور حُسن عمل لکھا میری زندگی کی کتاب میں

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ لوٹوں کو پناہ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد بات کرنے کے لئے وقت دوں گا۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ کی commitment ہے۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں میں اپنی commitment کو پورا کروں گا۔ ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے وقت دیں، میں بھی اس ہاؤس کی ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: میں وقفہ سوالات کے بعد آپ کی بات سنوں گا۔ محترمہ سامیہ امجد صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: میں وقفہ سوالات کے بعد موقع دوں گا۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! کیا آپ اپنے سوال کا نمبر نہیں بولنا چاہتیں؟۔۔ آپ کا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال بھی ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔۔۔ نہیں بولنا چاہتیں تو یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ آپ کے علم میں ہے کہ بطور اپوزیشن لیڈر میری تقریر جاری ہے۔ آپ کو بڑی جلدی ہے لیکن ذرا میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ میں ایجنڈے کے مطابق چلنا چاہتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ میرے لئے انتہائی محترم ہیں اور جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں مجھے اُس کا بڑا احترام ہے۔

جناب سپیکر: جی، میرے لئے آپ بہت محترم ہیں اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے لیکن ایجنڈے کے مطابق چلنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ میرے لئے انتہائی محترم ہیں اور جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں ہم اس سیٹ کو سلام پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں بھی آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ میرے خیال میں اگر وقفہ سوالات کے بعد ٹائم لے لیں تو بہتر ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): آپ میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرا ایک آئینی حق ہے اُس پر آپ مہربانی کریں۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے راولپنڈی میں وفاقی محکمہ نادرا جو اس وقت پورے ملک میں مثالی محکمہ ہے، اسلام آباد میں اس کے عملے کے خلاف پرچہ دے کر راولپنڈی پولیس نے حراست میں رکھا۔ اسی طرح کل صوبائی حکومت نے لاہور میں نادرا کے دفتر کو seal کر دیا اور اُس کے بعد نادرا کے ملازمین کو حراست میں رکھا۔ (شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی، نہیں چلے گی اور لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! 1988 میں جب میاں نواز شریف صاحب وزیراعلیٰ تھے تو اُس وقت بھی انہوں نے وفاقی حکومت کے خلاف اداروں کو آپس میں لڑانے کی سازش کی تھی۔ آج ایک دفعہ پھر اس بات کو دہرایا گیا ہے جس طرح 1985 میں چھانگا مانگا بنایا گیا اور 1988 میں اداروں کو لڑایا گیا۔ (شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ن لیگ کی پالیسی، لوٹا کریسی لوٹا کریسی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز اپنی تقریر جاری کر لیں اور دس منٹ میں ختم کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب اداروں کو لڑانے کا جو کام حکومت پنجاب کی طرف سے شروع کر دیا گیا ہے یہ انتہائی خطرناک ہے اور سنا ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب تو آج ملک سے باہر بھاگ گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گرتی ہوئی دیوار کو،
ایک دھکا اور دو" اور "ایہہ کیہہ رولا پے گیا، چور لوٹا لے گیا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تقریر جاری رکھیں اور پلیز دس منٹ میں اس کو wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں اس لئے مہربانی کر کے کسی بھی طریقے سے حکومت پنجاب کی طرف سے جو اداروں کا ٹکراؤ شروع کیا گیا ہے اس کو بند کرائیں۔ اداروں کے ٹکراؤ کی شکل میں 1985 اور 1988 والی ریہرسل شروع کی جا رہی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ ریہرسل نہ ہو۔ کل نادرا کے دفتر اور راولپنڈی میں جو واقعہ ہوا ہے ہم بطور احتجاج ایک منٹ کا علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایک منٹ کے لئے ایوان سے علامتی واک آؤٹ کر گئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب ہم بزنس کی طرف آتے ہیں۔اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

رانا محمد افضل خان:On his behalf Question No. 327 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور-مال روڈ پر واقع سرکاری دفاتر کا کھلے مقام پر منتقل کرنے کا مسئلہ

*327: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں بے ہنگم ٹریفک کی وجہ سے حکومت پنجاب اپنے بیشتر دفاتر کو کسی کھلے مقام پر منتقل کرنا چاہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیادہ تر سرکاری دفاتر و ذیلی دفاتر مال روڈ اور لوئر مال پر موجود ہیں جن کی وجہ سے ان شاہراہوں پر رش رہتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اپنے دفتر و ذیلی دفاتر کسی کھلے مقام پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کن کن دفاتر و ذیلی دفاتر کو کب تک منتقل کر دیا جائے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ فی الحال درست نہ ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ بہت سے سرکاری دفاتر اور ذیلی دفاتر مال روڈ اور لوئر مال پر واقع ہیں جن میں پنجاب حکومت، وفاقی حکومت اور پرائیویٹ کمپنیوں کے دفاتر شامل ہیں۔ شہر میں ان دفاتر کی موجودگی کی وجہ سے عوام کو دسترس کی سہولت ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے۔ دفاتر کی منتقلی ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کے لئے کثیر سرمایہ اور جگہ کی ضرورت ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف علامتی واک آؤٹ
کے بعد ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: اب اپوزیشن لیڈر صاحب آ گئے ہیں۔ پہلے ذرا اُن کو سُن لیں۔

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پرسوں جب میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا تو بتا رہا تھا کہ پنجاب میں Task Forces پر کروڑوں روپے کا خرچ آیا ہے لیکن میرے (ن) لیگ کے معزز بھائی اور ایم پی اے ساتھیوں کو مکمل طور پر ignore کر دیا گیا۔ اسی طرح اپنے وزراء پر اور ایم پی ایز پر چاہے وہ مسلم لیگ (ن) کے یا پاکستان پیپلز پارٹی کے تھے اُن پر مکمل عدم اعتماد کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی شاہانہ سوچ کے تحت Task Forces قائم کیں۔ (شیم، شیم)

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! rules کے مطابق پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک بات کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بہہ جا بہہ جا" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس صوبے کے جس جس محکمے میں Task Force قائم کی گئی اُس Task Force نے متعلقہ محکموں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے انتہائی قابل احترام معزز ممبران اور وزراء کو دیوار کے ساتھ لگا کر سیکرٹریوں کو یہ کہا گیا کہ آپ نے اپنے وزیر کی کوئی بات نہیں ماننی اور یہاں تک ہوا کہ میاں شہباز شریف صاحب بطور وزیر اعلیٰ میٹنگ لے رہے ہیں لیکن اس محکمے کا وزیر وہاں پر نہیں ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ جس صوبے میں تین سال سے وزیر صحت نہ ہو، ڈاکٹر سڑکوں پر ہیں، آپ نے کل کمیٹی بنائی اور کل ہی ڈاکٹروں کو notice مل گئے تو آپ کی بنائی ہوئی کمیٹی اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو چکا ہے کیونکہ آپ کی طرف سے اس ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی بنانے کے بعد ڈاکٹروں کو notice دیئے گئے ہیں کہ "کیوں نہ آپ کو نوکری سے نکال دیا جائے"؟ (شیم، شیم)

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا آپ نے قائد حزب اختلاف کے لئے تمام rules relax کر دیئے ہیں کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر 15 منٹ سے یہ بات کر رہے ہیں اور وقفہ سوالات کے دوران ہمارے بھی اہم سوالات ہیں، انہیں اسمبلی کے قیمتی وقت کی قدر نہیں ہے جبکہ ہم اپنے عوام کے مسائل سے متعلق سوالات کو اس ایوان میں take up کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے جناب خلیل طاہر سندھو، جناب اعجاز احمد خان، جناب طارق محمود، رانا محمد ارشد، چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)، جناب جوئیل عامر سہوترا، ڈاکٹر غزالہ رضا رانا، محترمہ عارفہ خالد پرویز اور محترمہ سکینہ شاہین خان نے سوالات کی کاپیاں جناب سپیکر کو دکھائیں)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ اپنی تقریر مکمل کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ سے سوال پوچھتا ہوں کہ آپ نے کمیٹی بنائی ہے اور اس کے بعد ڈاکٹروں کو "کیوں نہ نوکری سے فارغ کر دیا جائے" کے notice جاری کر دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تقریر مکمل کریں کیونکہ وقفہ سوالات ہے۔ میں اس کا notice لوں گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے انتہائی قابل احترام ممبران حزب اقتدار میری یہ بات غور سے سن لیں کہ یہ ہمیں bulldoze نہیں کر سکتے بلکہ ہم انہیں bulldoze کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں، آپ اپنی تقریر مکمل کیوں نہیں کرتے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ اس ایوان کو غنڈہ گردی سے چلانا چاہتے ہیں اور یہ ایوان غنڈہ گردی سے نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ راجہ صاحب! آپ اپنی تقریر مکمل کریں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! کیا راجہ صاحب کے لئے اسمبلی کے تمام rules relax کر دیئے گئے ہیں؟ آپ اسمبلی کے rules کو follow کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! مہربانی کرکے اپنی تقریر دس منٹ میں مکمل کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہاں کوئی کسی کو bulldoze کرنے کی کوشش نہ کرے اور انہیں باتیں سننی پڑیں گی۔

جناب سپیکر: آپ اپنی باتیں سنائیں، کیوں نہیں سناتے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ کیوں بولتے ہیں، انہیں کیا تکلیف ہے، یہ کیوں کھڑے ہوتے ہیں اور آپ انہیں کیوں نہیں بٹھاتے؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! ہم ان کی ساری باتیں سننے کے لئے تیار ہیں لیکن وقفہ سوالات ہمارا اہم issue ہے اس لئے وقفہ سوالات کے بعد ہم ان کی باتیں سنیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وہ ابھی اپنی بات مکمل کر لیتے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے ایک ممبر ایوان میں چھڑی لے آئے)

دیکھیں اس ایوان میں لاٹھی یا ڈنڈا وغیرہ لانے کی اجازت نہیں ہے لہذا مہربانی کرکے ڈنڈا باہر پھینکیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کوئی ڈنڈا لے کر نہیں آیا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے خود ڈنڈا دیکھا ہے لہذا اسے باہر پھینکیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جب میاں محمد شہباز شریف صاحب پچھلی دفعہ وزیر اعلیٰ رہے تو صرف دس لوگوں کی اپوزیشن تھی۔ اب وزیر اعلیٰ بنے تو 30 لوگوں کی اپوزیشن تھی لیکن اب 150 لوگوں پر مشتمل اپوزیشن کی باتیں، ہمارا حق ہے کہ ہم اپنا point of view پیش کریں، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس دن قائد ایوان آئیں گے تو ہماری طرف سے بالکل خاموشی ہوگی اور کوئی نہیں بولے گا۔ میری عرض سن لیں، یہ جو ہاؤس بیٹھا ہے ڈیڑھ سو لوگوں کو آپ نے یہ چند سیٹیں دی ہیں حالانکہ ہمارا وہ right بنتا ہے، وہ پوری لائن ہمارا right بنتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): میں آپ سے request کرتا ہوں، سیکرٹری اسمبلی نے سازش کر کے آپ کو misguide کیا ہے۔ وہ پوری سیٹیں ہمارا حق ہے، ہمیں اپنا حق ملنا چاہئے۔ آپ نے ساٹھ لوگوں کی جگہ پر ڈیڑھ سو لوگوں کو بٹھا دیا ہے اور دو سو لوگوں والی جگہ پر دو سو دس لوگوں کو بٹھا دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تقریر تو جاری رکھیں، یہ کیا کرتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

جناب سپیکر: پھر ایسے تو بات نہیں بنے گی، یہ مناسب نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ سیٹوں کی الاٹمنٹ میں ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ مجھے آپ سے پوری امید ہے کہ آپ اس معاملے میں ہمارے ساتھ انصاف کریں گے۔ کل آپ کی کمیٹی قائم ہونے کے بعد جو ڈاکٹروں کو notices دیئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر فوری طور پر ایکشن لیں اور نوٹس واپس کرائیں۔ کمیٹی کو کہیں کہ وہ آج ڈاکٹروں سے ملے اور اس کی رپورٹ آپ کے سامنے پیش کرے، اگر یہ نہ ہوا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو گا۔

جناب سپیکر! اب ایجوکیشن کی طرف آ جائیں۔ اس صوبے میں تین سال سے ایجوکیشن منسٹر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی دیر کے بعد یاد آیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تاریخ میں پہلی دفعہ یہ ہوا ہے کہ رول نمبر سلپ جو لڑکی کی تھی وہ لڑکے کے گھر چلی گئی اور جو لڑکے کی تھی وہ لڑکی کے گھر چلی گئی۔ میں نے تاریخ میں کسی جگہ نہیں دیکھا کہ حکومت اپنے آپ کو defend کرنے کے لئے روزانہ ہیلتھ منسٹری کی جانب سے اشتہار لگا رہی ہے اور اس پر کروڑوں روپے لگائے جا رہے ہیں۔ ہر روز ایجوکیشن منسٹری کا اشتہار لگ رہا ہے کہ ہم درست ہیں اور وہ بچے جن کی رول نمبر سلپیں غائب ہو گئیں وہ غلط ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! مہربانی کرکے wind up کریں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایجوکیشن اس ملک کے مستقبل کا مسئلہ ہے اور ہیلتھ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہیلتھ منسٹر ہونا چاہئے، اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایجوکیشن منسٹر ہونا چاہئے وہ مذاکرات کریں تو اس میں ہمارا جرم بتایا جائے؟

جناب سپیکر: آپ کی بات سنی گئی ہے، آپ آگے تو چلیں۔ آپ کی مہربانی ہے، اس کو wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس ملک میں اس وقت بلدیاتی ادارے نہیں ہیں اور بلدیاتی الیکشن کرانے کے لئے ایک پروگرام اور پالیسی دینی ہے لیکن بدقسمتی سے وزیر بلدیات بھی کوئی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب بس کریں، کافی ہو گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کو کوئی جلدی ہے؟ یہ میرا آئینی حق ہے۔ بیشک آپ وزیر قانون رانا ثناء اللہ سے پوچھ لیں کہ میں بول سکتا ہوں یا نہیں؟

جناب سپیکر: میں پوچھ لیتا ہوں لیکن آپ اپنی بات کریں، اپنی بات جاری رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس صوبے میں کروڑوں عوام بلدیاتی اداروں سے وابستہ ہیں۔ آئندہ چند ماہ کے بعد بلدیاتی الیکشن ہونے ہیں۔ وزیراعلیٰ صاحب جب ہاؤس میں تشریف لائیں تو وہ اس ہاؤس اور آٹھ کروڑ عوام کو بتائیں کہ کیا بلدیاتی پالیسی بنائی گئی ہے اور کس طرح الیکشن کرانے ہیں؟ اس وقت TMAs اور ضلع کونسل کے فنڈز میں بیوروکریسی بندر بانٹ کر رہی ہے۔ بلدیاتی ادارے مکمل طور پر ایک کرپشن کی آماجگاہ بن چکے ہیں اور اس محکمے کا وزیر نہیں ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب کو کسی پر بھی اعتماد نہیں ہے، میرے یہ معزز، قابل احترام، قابل عزت، لائق لوگ اور اپنے علاقوں سے منتخب ممبران اسمبلی میں سے کوئی بھی اہل نہیں ہے؟

(اس مرحلہ پر وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان
جناب سپیکر کے کان میں سر گوشی کرنے لگے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے"No dictation, no dictation
اور سپیکر صاحب کو آزاد کرو"کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب!wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): ہمیں اپنے معزز بڑے بھائی سپیکر پنجاب اسمبلی پر مکمل اعتماد ہے۔اگر ان کو کوئی dictation دینے کی کوشش کرے گا تو ہمیں یقین ہے کہ وہ استعفیٰ دے دیں گے لیکن dictation نہیں لیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سپیکر صاحب قدم بڑھاؤ،
ہم تمہارے ساتھ ہیں"کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): سپیکر پنجاب اسمبلی رانا پھول خان کے بیٹے ہیں وہ کسی سے dictation نہیں لیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی کریں اور wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): ہم سپیکر صاحب کی تو عزت کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب کے جو والد صاحب تھے ہم آج اس ہاؤس میں ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ سپیکر پنجاب اسمبلی بھی اپنے اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔آپ تقریر جاری رکھیں اور اس کو wind up کریں۔یہ مناسب نہیں لگتا کیونکہ آپ نے مزید کام بھی کرنے ہیں اور قوم آپ کو دیکھ رہی ہے۔پلیز، جلدی کریں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!آپ مجھے بار بار کہہ رہے ہیں کہ جلدی کریں۔آپ مجھے صرف اس کی وجہ بتادیں کیا میں کوئی غیر آئینی کام کر رہا ہوں اور آپ مجھے dictation کیوں دے رہے ہیں کہ میں جلدی کروں؟

جناب سپیکر: نہیں، میرے ساتھ کوئی dictation کی بات نہ کریں اور مجھے آپ بھی کوئی dictation نہ دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"No Dictation No" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! بطور اپوزیشن لیڈر میری پہلی تقریر ہے۔ اس صوبہ کے آٹھ کروڑ عوام کو جس طرح بلڈوز کیا جارہا ہے، لاقانونیت کی حالت، ایجوکیشن کی حالت، ہسپتالوں میں مریضوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، کرپشن ہو رہی ہے تو اگر آپ نے اس پر بات نہیں کرنے دینی تو ہم گھر چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا۔ تنقید آپ کا حق ہے وہ ضرور کریں لیکن اس کو wind up کریں۔ آپ مہربانی کریں ہمیں بھی ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ صرف ایک دفعہ کہہ دیں کہ آپ ہاؤس سے باہر چلے جائیں تو ہم ابھی چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ معزز ممبر اسمبلی ہیں، میں کیوں کہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ صرف ایک دفعہ کہہ دیں کہ آپ ہاؤس سے باہر چلے جائیں ہم سب اپوزیشن ممبران ہاؤس سے چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں ایسی بات کیوں کہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ یہاں پر میرٹ کی بات کرتے ہیں۔ ایک معزز لیاقت درانی صاحب ہیں جو کہ تہمینہ درانی کے بھائی ہیں تو کیا یہ میرٹ ہے؟ اگر کوئی وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری ایم پی اے چلا جائے تو اسے کہا جاتا ہے کہ صوبے میں ہم نے میرٹ پر کام کرنا ہے لیکن جب لیاقت درانی کو پانچ لاکھ روپے مہینہ پر کو آپریٹو بنک میں contract پر رکھا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ contract والے لوگوں کو نکال دیں لیکن لیاقت درانی نہیں نکل سکتا۔ کہاں گیا میرٹ؟ معزز ممبران کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے میرٹ چلانا ہے تو لیاقت درانی کے وقت میرٹ کہاں جاتا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"دادا گیری نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! جب سپریم کورٹ کہتی ہے کہ shoulder promotion ختم کریں تو یہ کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی سپریم کورٹ کا حکم نہیں مانتی لیکن ہم تو خادم ہیں۔ سپریم کورٹ پر حملہ بھی یہ کرتے ہیں اور shoulder promotion کے حوالے سے فیصلہ آئے ہوئے تین مہینے ہو گئے ہیں کہ ان کو واپس کریں لیکن انہوں نے کاغذوں میں کر دیا ہے عملی طور پر پورے صوبے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! 890 آفیسر اپنے سے upgrade سیٹوں پر کام کر رہے ہیں کیا یہ میرٹ ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "دوہرا معیار ختم کرو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب آپ مہربانی کر کے wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ صرف ایک دفعہ کہہ دیں ہم چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے چلے جانے کی بات نہیں کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کیوں مجھے interrupt کرتے ہیں یا پھر آپ ہمیں dictation نہ دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ راجہ صاحب کا قانونی حق ہے، ان کو تقریر کرنے دیں اور ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہاؤس کی کارروائی چلوائیں گے۔ آپ ان کو خاموش رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، جہاں تک ان کا حق ہے وہاں تک رہنے دیں، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس وقت صوبائی محکمے ایسے بھی ہیں جن کو چھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔ تنخواہیں کس نے دینی ہیں؟ این ایف سی ایوارڈ میں اربوں روپے زیادہ ملے ہیں اور محکموں کے لوگوں کو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔ صوبے میں ترقیاتی کام مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں کیونکہ محکموں کے پاس فنڈز نہیں ہیں، فنڈز ریلیز نہیں کئے جا رہے ہیں۔ C&W Department ایک اہم ترین محکمہ ہے جس نے پورے صوبے کے ترقیاتی پروگراموں کو دیکھنا ہوتا ہے اگر اس کا وزیر نہیں ہے تو اگر ہم کہیں کہ اس کا وزیر بنائیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹ کر کھا گیا سارا پنجاب حمزہ شہباز کا ابا جان" کی نعرہ بازی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، اب بزنس شروع کرتے ہیں۔ سوال نمبر 327 پر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں؟

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان میں چند ایک دفاتر ایسی جگہ پر موجود ہیں جہاں پر آنا جانا مشکل ہے تو ان کو شفٹ کیا جانا ضروری ہے اس کے لئے کیا خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان دفاتر کو فی الحال باہر منتقل کیا جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کے لئے کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ کہ لوگوں نے ان دفاتر میں اپنے مسائل کے حل کے لئے آنا ہوتا ہے، مال روڈ پر موجود دفاتر میں لوگوں کی دسترس کیونکہ آسانی سے ہو جاتی ہے چونکہ صوبے کے باقی حصوں سے بھی لوگوں نے آنا ہوتا ہے اس لئے ان دفاتر کا فی الحال اسی جگہ پر موجود رہنا مناسب ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب میں راجہ صاحب کو مائیک دیتا ہوں۔ راجہ صاحب! آپ پانچ منٹ میں wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "اِکو رولا پے گیا، چور لوٹا لے گیا"، "لوٹا، لوٹا"، "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please.

محترمہ شمسہ گوہر: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹی، لوٹی"، "بہہ جا لوٹی" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اگر آپ تقریر نہیں کرنا چاہتے تو پھر میں ایجنڈا شروع کراؤں؟
چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اُن کو تو بٹھائیں۔
محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! جب تک راجہ صاحب کی تقریر ختم نہیں ہوتی کوئی اور بات نہیں کرے گا۔
جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! wind up کریں۔ پلیز راجہ صاحب! wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ آمنہ اُلفت نے placard display کیا
جس پر لکھا تھا "سیلام عام، لوٹا۔ دو آنے، لوٹی ہمراہ مفت مکینک رانا ثناء اللہ
مینو فیکچر ڈبائے نواز شریف فاؤنڈری")

محترمہ آمنہ اُلفت: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی۔ آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟
حاجی ذوالفقار علی: یہ پانی پینے چلے جاتے ہیں، یہ زیادتی ہے۔ ایک ہی دفعہ تقریر کریں۔
قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میرے بھائی جو اقتدار میں ہیں جذباتی ہو رہے ہیں لیکن میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ توجہ کے ساتھ اپوزیشن کی بات سُن رہے ہیں۔ میں پوری اپوزیشن کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: آپ تقریر جاری رکھیں۔ (شور وغل)
ان کو بات کرنے دیں، وہ ذرا wind up کر لیں۔ I'll be grateful. Thank you very much. جی، راجہ صاحب!
قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ۔۔۔ (شور وغل)
MR. SPEAKER: Order please. Order please.

قائد حزب اختلاف کا ایوان میں اظہار خیال

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تین سال میں اس صوبے میں اتنی غلط کاریاں ہوئی ہیں کہ یہ تقریر پانچ، چھ دِن بھی چلے تو بھی پوری نہیں ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

اوپر سے اتفاق یہ ہے کہ نام نہاد وزیر جو کہتے تھے کہ آپ اپوزیشن میں جائیں۔ اب مزہ آ گیا ہمیں اپوزیشن میں بھیجنے کا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اِکو رولا پے گیا، چور لوٹا لے گیا" کی نعرہ بازی)

یہ سیاسی سوچ ہوتی ہے اور اس سیاسی سوچ کے تحت ہم اُس طرف بیٹھے ہوئے تھے اور اتفاق سے اُدھر بیٹھنے کی وجہ سے ہمیں اُن تمام برائیوں کا پتا ہے جو پنجاب حکومت کر رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لے گیا بھئی لے گیا، چور لوٹا لے گیا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کے پاس پانچ منٹ تھے، تین منٹ رہ گئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تین دِن دے دیں، میں اس کو انتہائی مختصر کر دیتا ہوں آج کا دِن ملا کر یعنی آج، کل اور پرسوں کا دِن دے دیں۔ میرا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ آج تین منٹ میں اس کو wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! تین منٹ میں تو تقریر نہیں ہو سکتی۔ آپ dictation نہ لیں، dictation سے ہاؤس نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: اس ہاؤس پر دوسروں کا بھی حق ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! dictation سے ہاؤس نہیں چلے گا۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جتنے بھی معزز ممبران بیٹھے ہیں ان سب کا حق ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): آج کل اور پرسوں کا دِن دے دیں۔۔۔(شوروغل)

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی بڑی بڑی روایات کی حامل ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی بڑی روایات ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سپیکر ساڈا شیر ہے، باقی سب ہیر پھیر ہے" کی نعرہ بازی)

جی، آپ کے شیر یہی ہیں، میں آپ کا شیر نہیں بنتا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "سپیکر ساڈا شیر ہے، باقی سب ہیر پھیر ہے" کی نعرہ بازی)

آرڈر پلیز۔ یہی شیر ہیں، مجھے نہ شیر بنائیں، میں شیر نہیں بننا چاہتا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ صوبہ رحیم یار خان سے شروع ہو کر اٹک تک کے علاقوں پر مشتمل ہے [*******]

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پلیز مہربانی کریں wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): [*******]

جناب سپیکر: .One should not be personal ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگر ہمارے قابل احترام، اس ہاؤس کے قائد ایوان محترم چیف منسٹر پنجاب کا بڑا بھائی رائیونڈ رہتا ہے تو اربوں روپے کی رِنگ روڈ اور رائیونڈ روڈ بنا دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی تقریر نہیں ہے، اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آپ مہربانی کریں، اس کو ایک منٹ کے اندر اندر wind up کریں میں آپ سے request کر رہا ہوں اور بار بار کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اگر وزیر اعلیٰ صاحب کا کوئی قریبی دوست گلبرگ میں رہتا ہے تو اس کے لئے فوری طور پر underpasses بنا دیئے جاتے ہیں۔ اگر کسی کو شوق ہو، ان دوستوں کی لِسٹ لینی ہو تو مجھ سے رابطہ کر لے۔ چیف منسٹر صاحب جو اس ہاؤس کے قائد ایوان ہیں اگر وہ کسی دِن مناسب سمجھیں تو اس ہاؤس میں آئیں اور اس ہاؤس کو صرف اتنا بتا دیں کہ آپ نے جب حلف لیا تھا تو

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پوری قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ سابق وزیر اعلیٰ نے 8-کلب روڈ جو اپنا دفتر بنایا ہے وہاں پر میں آئی ٹی یونیورسٹی بناؤں گا۔ میں پوچھتا ہوں کہ آئی ٹی یونیورسٹی کہاں گئی؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹے جھوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چلیں، اب بس کریں۔ آپ کی مہربانی، بڑی مہربانی۔ بہت بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! قوم سے وعدہ ہے۔ آپ خود یا کوئی بھی معزز ممبر ادھر سے کہہ دے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا۔ آج وہاں پر مسلم لیگ کے عہدیداروں کو دفتر الاٹ کئے ہوئے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

وہاں پر خواجہ حسان صاحب کی قیادت میں لوٹوں کو کمرے الاٹ کئے ہوئے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب آپ مہربانی کریں۔ اب اس بات کو ختم کریں۔ اب بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): ایک ان کا دوست کہتا ہے کہ میں نے لبرٹی کے سامنے پارک میں پلازہ بنانا ہے وہ پلازہ جب پارکنگ کے لئے بنایا جاتا ہے تو پوری قوم سے یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس میں دکانیں نہیں بنیں گی۔ جب وہ پلازہ مکمل ہوتا ہے تو اس میں دکانیں بنا کر اپنے قریبی دوستوں کو الاٹ کر دی جاتی ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! اب آپ بس کریں۔ آپ کی مہربانی، اب آپ تشریف رکھیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب والا! راجہ ریاض صاحب کو پہلے بات مکمل کرنے دیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: محترمہ شمسہ گوہر صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمسہ گوہر: سوال نمبر 397۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

گاف لین، کلب روڈ، برووم ہیڈ روڈ میں رہائش پذیر افسران کے نام

*397: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

نمبر1۔ آٹھ گاف روڈ لاہور	نمبر2۔ گیارہ گاف روڈ لاہور
نمبر3۔ چودہ گاف روڈ لاہور	نمبر4۔ سولہ گاف روڈ لاہور
نمبر5۔ سیون گاف روڈ لاہور	نمبر6۔ ون سی برووم ہیڈ روڈ لاہور
نمبر7۔ ون سی کلب روڈ لاہور	نمبر8۔ پندرہ گاف لین لاہور

میں کب سے اور کون سے افسران اعلیٰ رہائش پذیر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	گھر	الاٹی	عہدہ	محکمہ	تاریخ الاٹمنٹ	تاریخ منتقلی رہائش
1	آٹھ گاف روڈ لاہور	جی ایم سکندر	ممبر فیڈرل سروس ٹربیونل	وفاقی حکومت	14-07-91	12-09-91
2	گیارہ گاف روڈ لاہور	محمد ہمایوں فرشوری	ممبر	پنجاب پبلک سروس کمیشن	26-11-96	08-12-96
3	چودہ گاف روڈ لاہور	سلمان غنی	سابقہ چیئرمین	پی اینڈ ڈی	25-05-94	25-05-04
4	سولہ گاف روڈ لاہور	سلمان صدیق	چیئرمین	سینٹرل بورڈ آف ریونیو	27-03-88	27-03-88
5	سیون گاف لین روڈ لاہور	طارق یوسف	ممبر (ریٹائرڈ)	بورڈ آف ریونیو	28-11-95	01-12-95
6	ون سی برووم ہیڈ روڈ لاہور	محمد احسن راجا	ایڈیشنل سیکرٹری	وزارت سماجی بہبود و خصوصی تعلیم	05-03-07	25-08-07
7	ون سی کلب روڈ لاہور	یوسف نسیم کھوکھر	چیف ایگزیکٹو	سمیڈا(SMEEDA)	14-11-06	04-10-07
8	پندرہ گاف لین لاہور	طارق سلیم ڈوگر	ممبر	پنجاب پبلک سروس کمیشن	28-10-2000	27-10-07

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شمسہ گوہر: کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf Question No. 1102

(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے"۔ جیوے بھٹو، جیوے بھٹو۔ "لوٹے ٹھاہ"۔ "اکو رولا پے گیا چور لوٹے لے گیا" کی نعرہ بازی)

صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران کی تعیناتی کا تناسب و دیگر تفصیلات

*1102: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی تعیناتی کس تناسب سے کی جاتی ہے؟

(ب) وفاقی حکومت کے کس کیڈر کے افسران کو صوبہ پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے نیز گریڈ 18، 17 اور 19 میں کس شرح تناسب سے صوبہ پنجاب میں تعینات کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا 1994 میں کوئی ایسا قانون بنایا گیا تھا جس میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی صوبہ پنجاب میں تعیناتی کی شرح تناسب مقرر کی گئی تھی، اگر ہاں تو قانون کا مکمل حوالہ دے کر وضاحت فرمائیں؟

(د) ایسے سی ایس پی ملازمین کی فہرست ایوان میں فراہم کی جائے جو پانچ سال سے زائد عرصہ سے صوبہ پنجاب ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں پی سی ایس افسران اور سی ایس پی افسران کی تعیناتی Inter Provincial Coordination Committee فارمولا کے تحت کی جاتی ہے، جس کا فیصلہ 19۔ستمبر 1993 میں وزیراعظم پاکستان اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے مابین ایک میٹنگ میں ہوا تھا جس میں تمام صوبوں میں سی ایس پی افسران کی شرح تعیناتی مقرر کی گئی تھی۔اس فارمولا کے مطابق صوبہ پنجاب میں وفاقی افسران کی مقرر کردہ شرح تعیناتی حسب ذیل ہے:-

گریڈ 17	گریڈ 18	گریڈ 19	گریڈ 20	گریڈ 21
25فیصد	40فیصد	50فیصد	60فیصد	65فیصد

(ب) وفاقی حکومت صوبہ پنجاب میں ڈی ایم جی کیڈر کے افسران کو تعینات کرتی ہے جس میں ان کی شرح تناسب مندرجہ ذیل ہے:-

گریڈ17	25فیصد
گریڈ18	40فیصد
گریڈ19	50فیصد

(ج) اس سوال کا جواب جز(الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) ایسے سی ایس پی افسران جو عرصہ 5 سال سے زائد صوبہ پنجاب میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کی فہرست پرچہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: سوال نمبر2266اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کمشنرز کی تعیناتی میں وفاقی و صوبائی آفیسرز کا تناسب

*2266: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں کمشنر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر جن آفیسران کو تعینات کیا گیا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا تعلق کس سروس سے ہے؟

(ج) ان میں سے کتنے افسران کا تعلق وفاقی سروس اور کتنے کا تعلق پی سی ایس سے ہے؟

(د) کیا ان کی تعیناتی میں وفاقی سروس اور پی سی ایس سروس کا کوئی تناسب ہے تو اس کی تفصیل بتائیں نیز جن افسران کو اس وقت بطور کمشنر تعینات کیا ہے ان میں پی سی ایس افسران کو تعینات کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صوبہ میں کمشنر کی کل اسامیوں کی تعداد 9 ہے۔

(ب) کمشنرز کے عہدہ پر کام کرنے والے افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

LIST OF COMMISSIONERS

Sr. No	Division	Name of Officer	Date of Posting
1	Lahore	MR Khusro Pervaiz Khan, (DMG/BS-20)	14-11-2009
2	Gujranwala	MR Khalid Masood Chaudhry (DMG/BS-20)	14-11-2009
3	Rawalpindi	MR Haseeb Athar, (DMG/BS-20)	
4	Sargodha	MR Ijaz Ali Zaigham, (DMG/BS-20)	14-11-2009
5	Faisalabad	Capt. (Retd.) Zahid Saeed (DMG/BS-20)	14-11-2009
6	Multan	Capt. (Retd) Muhammad Ali Gardezi (DMG/BS-20)	14-11-2009
7	Sahiwal	MR Tariq Mahmood khan, (DMG/BS-20)	14-11-2009
8	Dera Ghazi Khan	MR Hassan Iqbal DMG/BS-20)	14-11-2009
9	Bahawalpur	MR Muhammad Mushtaq Ahmad (DMG/BS-20)	15-11-2009

(ج) کمشنر کے عہدہ پر فائز افسران کا تعلق وفاقی سروس سے ہے۔

(د) کمشنرز کی اسامی کے حوالہ سے وفاقی سروس اور صوبائی سروس کے تناسب کا تاحال تعین نہیں ہو سکا ہے تاہم فی الوقت 9 اسامیوں پر تعینات تمام افسران کا تعلق وفاقی سروس سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اُٹھ کر جناب سپیکر کے سامنے جمع ہو گئے اور "لوٹا کلینک ہائے ہائے، لوٹا کریسی نہیں چلے گی، غنڈہ گردی نہیں چلے گی کی نعرہ بازی کرنے لگے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: میاں طارق صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2267 ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں طارق محمود: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پی سی ایس ایگزیکٹو کے 1992 میں بھرتی افسران کی ترقی

*2267: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1992 میں پی سی ایس ایگزیکٹو گریڈ 17 میں بھرتی ہونے والے افسران کی ابھی تک پروموشن نہیں ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5 سال کے بعد ان کی پروموشن due ہے جبکہ ان کو 16 سال سے زائد عرصہ بھرتی ہوئے گزر چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی پروموشن آٹھ ہفتے کی لازمی ٹریننگ کا بہانہ بنا کر نہیں کی جا رہی ہے حالانکہ یہ ٹریننگ حکومت نے دینی ہے نہ کہ ان افسران نے زبردستی حاصل کرنا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پروموشن کے لئے اسامیاں بھی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان افسران کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) PMS، BS-17 سے BS-18 کے سروس رولز کے مطابق پانچ سال کی سروس مکمل کرنے کے بعد PMS ملازمین ترقی کے لئے اہل ہو جاتے ہیں نہ کہ ان کو ترقی دینا لازمی ہو جاتا ہے۔ ترقی کے لئے کسی افسر کی اہلیت اور فٹنس جانچنے کے لئے PSB-II کے ممبران، آفیسرز کو case to case کی بنیاد پر جانچتے ہیں جس کے لئے مندرجہ ذیل اہلیت و معیار پر پورا اترنا نیز خالی سیٹوں کی دستیابی ضروری ہے۔

I. محکمانہ ٹریننگ کی کامیاب تکمیل

II. مکمل سروس ریکارڈ (Free of Adverse remarks)

III. انکوائری کا نہ ہونا۔ (No enquiry)

IV. اچھی شہرت کا حامل ہو۔

V. BS-18 میں ترقی کے لئے پوسٹیں دستیاب ہوں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ ٹریننگ کا انتظامی ادارہ MPDD ہے اور اس ٹریننگ کا انعقاد MPDD کے شیڈول کے مطابق ہر سال ایک مرتبہ کیا جاتا ہے۔ ٹریننگ میں نامزدگی کے لئے سنیارٹی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

i. X-PCS اور PSS کیڈر BS-17 کے افسران میں سے بالترتیب 21 اور 9 افسران کو ٹریننگ کے لئے نامزد کیا جاتا ہے۔

ii. 2008 میں MPDD کے جاری شیڈول کے مطابق 30 افسران کو ماہ ستمبر میں ٹریننگ کے لئے نامزد کیا تھا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تاہم ماہ رمضان میں عوام کو سستی اور معیاری اشیاء خورد و نوش مہیا کرنے کی مہم کی وجہ سے اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں یہ ٹریننگ عوام کے وسیع تر مفاد میں منسوخ کر دی گئی۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

iii. مزید برآں دسمبر 2008 میں محرم الحرام کے شروع ہونے کی وجہ سے MPDD نے 2008 کی ٹریننگ کو reschedule کر کے 26 جنوری 2009 سے شروع کرنے کے لئے کہا اور S&GAD نے نئے شیڈول کے مطابق مذکورہ بالا 30 افسران کو مطلع کر دیا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام دستیاب اسامیوں کو پر کرنے کے لئے PSB-II کی میٹنگ 29-09-08 کو ہوئی تھی اور اہل افسران کو BS-18 میں ترقی دے دی گئی تھی اور اب کوئی پوسٹ پروموشن کوٹا میں ترقی کے لئے دستیاب نہ ہے۔

(ہ) جی ہاں! افسران کی ترقی میں حکومت پنجاب (S&GAD) کی طرف سے کوئی امر مانع نہ ہے۔ تاہم ان کی ترقی پوسٹوں کی دستیابی اور ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اے ڈی کے جاری کردہ مراسلہ نمبر SOR-II(S&GAD)2-17/2002 جس کو گورنر پنجاب کی منظوری حاصل ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، کے مطابق تربیتی کورس کو بھی ترقی کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی تسلی ہو گئی ہے لہذا وہ کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتے۔ اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 3153

جناب سپیکر: رانا صاحب خود موجود ہیں۔

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3153 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کوارٹرز 4/3 رومز کی الاٹمنٹ Parent سکیم میں شامل کرنے کا مسئلہ

*3153: رانا آصف محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2009 کی سرکاری کوارٹر کی الاٹمنٹ پالیسی کے تحت سنگل روم، ٹو روم جونیئر اور ٹو روم سینئر کوارٹرز کی الاٹمنٹ parent سکیم کے تحت سرکاری ملازمین کو ہو سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پالیسی کے تحت 4/3 روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ میں parent سکیم کی سہولت نہ ہے، خواہ متعلقہ ملازم کے بیٹے/بیٹی کی entitlement بھی ہو؟

(ج) کیا حکومت 4/3 روم کوارٹرز کی الاٹمنٹ بھی parent سکیم میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) صرف مجاز محکمہ جات کے ملازمین کی حد تک درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) نہیں، کیوں کہ 4-3 رومز کیٹیگریز میں گریڈ 17 کے افسران بھی رہائش پذیر ہوتے ہیں جن کی لاہور سے باہر ٹرانسفر ہوتی رہتی ہے نیز حکومت کو اپنی رواں ضروریات کے لئے ان رہائش گاہوں کی ضرورت رہتی ہے اس لئے 4-3 رومز اور اس سے بالا تمام کیٹیگریز میں Parent Concession Scheme کی سہولت موجود نہ ہے۔یہ سہولت صرف چھوٹے ملازمین کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف اہل محکمہ جات کے ملازمین کو دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 4178 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! اس سوال کا جواب پڑھیں۔

محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کرپشن کے مقدمات کی تفصیلات

*4178: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال 08-2007 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے، کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں اور کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوال نمبر 4178 کا جواب اس طرح ہے:

(الف) محکمہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں سال 2007 میں 137 اور سال 2008 میں 194 مقدمات درج ہوئے۔

(ب)

(I) مذکورہ عرصہ میں کل 102 مقدمات کے چالان انٹی کرپشن عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

(II) مذکورہ عرصہ کے ابھی 5 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(III) مذکورہ عرصہ میں326 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد، اشرف سوہنا اور شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) سپیکر صاحب کے پاس جا کر تکرار کرتے رہے کہ پہلے راجہ ریاض کو بات کرنے دیں پھر ہاؤس کی کارروائی چلائی جائے)

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 4187 (معزز خاتون ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جی، میں ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی لہذا اس کا جواب بھی پڑھا ہوا تصور کیا جائے اور میں جواب سے مطمئن ہوں۔

سرکاری ملازمین کے لئے بنیوولینٹ فنڈز سے ماہانہ امداد کی تفصیلات

*4187: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کی دوران سروس وفات پر اس کی بیوہ یا فیملی ممبر کو حکومت بنیوولینٹ فنڈ سے ماہانہ امداد کرتی ہے، اگر ہاں تو گریڈ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ امداد جو کہ آخری بار 2002 میں بڑھائی گئی تھی حالیہ مہنگائی کی وجہ سے ناکافی ہے کیا حکومت اسے بڑھانے کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ امداد میں گریڈ کے لحاظ سے کافی فرق ہے کیا حکومت اس فرق کو کم کرنے کے لئے تیار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع حافظ آباد کے مستحق ملازمین کو بنیوولینٹ فنڈ سے فنڈز کی کمی کی وجہ سے متواتر امداد نہیں مل رہی، اگر ہاں تو کیا حکومت ضروری فنڈ مہیا کرنے کو تیار ہے نیز

جنوری 2006 سے اب تک کتنے فنڈز سالانہ درکار تھے اور کتنے فنڈز مہیا کئے گئے تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ملازم جو کہ دوران سروس وفات پا جاتے ہیں یا ریٹائرمنٹ کے 15 سال کے بعد وفات پا جاتے ہیں تو ان کی بیوگان اور فیملی ممبران کو بہبود فنڈ سے ماہانہ امداد دی جاتی ہے، ان کی تفصیل ہزاروں میں ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ موجودہ امداد آخری بار 2002 میں بڑھائی گئی لیکن اس امداد کو مزید نہیں بڑھایا جا سکتا کیونکہ اس وقت بہبود فنڈ بورڈ گھاٹے میں جا رہا ہے اس لئے یہ ناممکن ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ اضافہ میں گریڈ کے لحاظ سے فرق ہے لیکن اس فرق کو دور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ گرانٹ شرح کٹوتی کے حساب سے دی جاتی ہے اور بہبود فنڈ بورڈ اس وقت گھاٹے میں جا رہا ہے۔

(د) یہ غلط ہے ضلع حافظ آباد کو 2006 سے اب تک تقریباً فنڈز مہیا کئے گئے ہیں جو کہ ان کی کیسز کی تعداد کے حساب سے پورے ہیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "کل بھی لوٹا لوٹا تھا آج بھی لوٹا لوٹا ہے، غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی مسلسل نعرے بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کے تمام ممبران اپنی نشستوں سے اٹھ کر جناب سپیکر کے سامنے جمع ہو گئے اور نعرے بازی کرتے رہے)

(معزز ممبر امجد علی میئو رپورٹرز کے ڈیسک کے اوپر کھڑے ہو کر "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کے نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 4402 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ، پانی چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*4402: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جنوری تا اگست 2009 محکمہ انٹی کرپشن نے محکمہ انہار میں رشوت کے زور پر پانی چوری کے کتنے لوگوں کو گرفتار کیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا عرصہ کے دوران پٹواری بھی پانی چوری کے عوض رشوت لیتے ہوئے بھی پکڑے گئے؟

(ج) محکمہ انٹی کرپشن نے محکمہ انہار میں پانی چوری کرنے والے لوگوں کو کتنا جرمانہ اور کتنی سزا دلوائی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) پانی کی چوری انٹی کرپشن کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔تاہم اس ضمن میں رشوت کا کوئی معاملہ انٹی کرپشن کے سامنے نہ آیا لہذا مذکورہ عرصہ میں انٹی کرپشن نے کوئی کارروائی نہ کی۔

(ب) کوئی پٹواری نہر رشوت لیتے ہوئے مذکورہ عرصہ میں نہیں پکڑا گیا کیونکہ کسی متاثرہ فریق نے ریڈ کے لئے انٹی کرپشن سے رجوع ہی نہیں کیا۔

(ج) پانی چوری کرنے والوں کے مقدمات نہ تو انٹی کرپشن درج کرتی ہے اور نہ ہی انٹی کرپشن جج سماعت کرتا ہے۔پانی چوری مقامی پولیس کا معاملہ جو کہ عام عدالتوں میں سماعت ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

سال08-2007، ضلع وہاڑی سکالر شپ، شادی گرانٹ کی وصول ہونے والی درخواستوں کی تفصیلات

*5041: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال08-2007 کے دوران ضلع وہاڑی سے کتنی درخواستیں سکالر شپ، شادی گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ اور ماہانہ امداد کی وصول ہوئیں، درخواست دہندگان کے نام وپتاجات بتائیں؟

(ب) کتنی درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک تقسیم ہو چکے ہیں؟

(ج) کتنی درخواستیں کس کس دفتر میں کس کس بناء پر pending ہیں، یہ درخواستیں کب سے pending ہیں؟

(د) کتنی درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے pending ہیں فنڈز کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال08-2007 کے دوران ضلع وہاڑی میں وظیفہ جات کی1016، شادی گرانٹ525، ڈیتھ گرانٹ397 اور ماہانہ امداد کی120 درخواستیں وصول ہوئیں۔ درخواست دہندگان کے نام، پتاجات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام موصولہ درخواستوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور چیک بھی تقسیم ہو چکے ہیں۔

(ج) فنڈز مہیا کر دیئے گئے اور اب کوئی درخواست pending نہیں ہے۔

(د) فنڈز مہیا کر دیئے گئے اور اب کوئی درخواست pending نہیں ہے۔

ملازمین کی تعداد ودیگر تفصیلات

*5114: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن کی کل افرادی قوت بشمول ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ملازمین کتنی ہے اور اس محکمہ کے لئے سال10-2009 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ نے صوبہ بھر میں سال09-2008دو سالوں میں کل کتنے چالان مکمل کر کے عدالتوں میں بھیجے ہیں، ان کی ڈویژن وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کی کل افرادی قوت بشمول ڈیپوٹیشن 1551 ملازمین پر مشتمل ہے۔ مالی سال10-2009کے بجٹ میں محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کو-/329920000روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) محکمہ نے صوبہ بھر میں سال09-2008دو سالوں میں کل1184 چالان مکمل کر کے برائے سماعت عدالتوں میں بھیجے ہیں، ان کی ڈویژن/ریجن وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

نمبر شمار	ڈویژن/ریجن	2008	2009
1	ہیڈکوارٹر	7	29
2	لاہور ریجن	94	124
3	گوجرانوالہ ریجن	46	81
4	راولپنڈی ریجن	65	74
5	فیصل آباد ریجن	68	83
6	سرگودھا ریجن	31	61
7	ملتان ریجن	22	82
8	ڈی جی خان	37	30
9	بہاولپور ریجن	101	149
	کل میزان	471	713

انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*5202: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کا کل بجٹ مالی سال09-2008اور10-2009کا کتنا تھا؟

(ب) کتنا بجٹ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوا؟

(ج) کتنا بجٹ سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوا؟

(د) کتنی رقم سے کون کون سی نئی گاڑیاں خرید کی گئیں ان کے نمبر، ماڈل اور قیمت خرید بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انٹی کرپشن پنجاب کا مالی سال09-2008 کا کل بجٹ -/332297000روپے تھا جبکہ موجودہ مالی سال10-2009 کا کل بجٹ -/329920000روپے ہے۔

(ب) مالی سال09-2008 میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر کل خرچہ -/223640607روپے تھا جبکہ مالی سال10-2009 میں یہ دسمبر2009 تک کا خرچہ -/119345922روپے ہے۔

(ج) مالی سال09-2008 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت/پٹرول/ڈیزل پر -/18387797 روپے خرچ ہوئے جبکہ مالی سال10-2009 میں دسمبر2009 تک یہ خرچہ -/7084257 روپے ہے۔

(د) مالی سال09-2008 میں ایک عدد ہنڈا سٹی گاڑی نمبری LEG-505 خریدی گئی جس کی قیمت -/1202000روپے تھی۔

انٹی کرپشن رینج گوجرانوالہ میں تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5693: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انٹی کرپشن رینج گوجرانوالہ میں کون کون سے اضلاع شامل ہیں؟

(ب) اس ریجن میں انٹی کرپشن کے کتنے تھانہ جات کس کس جگہ ہیں؟

(ج) ان تھانوں میں یکم جنوری2009 سے آج تک کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(د) کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا؟

(ہ) اس وقت ان تھانوں کے کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن ضلع گوجرانوالہ، سیالکوٹ، حافظ آباد، نارووال، گجرات اور منڈی بہاؤالدین پر مشتمل ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ریجن کے کل سات تھانے ہیں۔ جن کا محل وقوع درج ذیل ہے:-

-1 تھانہ انٹی کرپشن ریجن گوجرانوالہ سیشن کورٹ روڈ گوجرانوالہ

-2 تھانہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ، ضلع کونسل ہال گوجرانوالہ

-3 تھانہ انٹی کرپشن حافظ آباد، مدریانوالہ روڈ نزد ڈگری کالج حافظ آباد

4- تھانہ انٹی کرپشن سیالکوٹ، برقلعہ سیالکوٹ
5- تھانہ انٹی کرپشن نارووال، کچہری روڈ نارووال
6- تھانہ انٹی کرپشن گجرات، نزد لاری اڈا گجرات
7- تھانہ انٹی کرپشن منڈی بہاؤالدین، صدر روڈ منڈی بہاؤالدین

(ج) ان تھانوں میں یکم جنوری2009 سے لے کر اب تک 215 مقدمات درج ہو چکے ہیں۔

(د) اب تک 267افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

(ہ) اس وقت ان تھانوں کے کل 13 ملزمان مفرور ہیں۔

انٹی کرپشن ریجن گوجرانوالہ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5694: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن گوجرانوالہ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری2009 سے آج تک رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئی ہے؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف یہ شکایت درست ثابت ہوئی ہے؟

(د) ان ملازمین کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن میں کل 149 اہلکاران وافسران کام کر رہے ہیں۔

(ب) انٹی کرپشن ریجن گوجرانوالہ کے کسی ملازم کے خلاف یکم جنوری2009 سے لے کر تاحال کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

(د) جب کسی اہلکار کے خلاف درخواست ہی دائر نہ ہوئی ہے تو ایکشن لینے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 کے دوران نئی خریدی گئی گاڑیوں کی تفصیلات

*5962: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال08-2007، 09-2008 اور10-2009 کے دوران حکومت پنجاب نے نئی گاڑیوں کی خرید کی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کل کتنی گاڑیاں خریدی گئیں اور ان پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، ہر سال کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بتائی جائے نیز یہ گاڑیاں کن کار ڈیلرز سے خریدی گئیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال2007-08، 2008-09 اور2009-10 کے دوران نئی گاڑیاں خرید کی ہیں۔

(ب) سال2007-08 میں کل706 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی مالیت -/976845930 روپے ہے۔

سال2008-09 میں کل283 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی مالیت -/835870358 روپے ہے۔

سال2009-10 میں کل 375 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی مالیت -/1095539158 روپے ہے۔

ڈیلرز کے نام اور ہر سال خرید کی گئی گاڑیوں کی علیٰحدہ علیٰحدہ تمام تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جی او آر، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ سرکاری گھروں اور الاٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*5963: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر، ماڈل ٹاؤن لاہور میں سرکاری افسران کی رہائش کے لئے گھر ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد اور یا وار بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رہائش گاہوں میں ایسے افسران بھی رہتے ہیں جن کی ٹرانسفر لاہور سے باہر ہو چکی ہے یا جو ریٹائر ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہوں میں ان محکموں کے لوگ بھی رہ رہے ہیں جو حکومت پنجاب کے ماتحت نہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور محکمہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی او آر-IV ماڈل ٹاؤن لاہور کا رقبہ 17.228 ایکڑ پر مشتمل ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

کل رقبہ جس پر رہائش گاہیں تعمیر کی گئی ہیں:	6.463ایکڑ
خالی رقبہ جس پر لان / سڑکیں وغیرہ واقع ہیں:	10.765ایکڑ
	17.228ایکڑ

جی او آر-IV میں درج ذیل رہائش گاہیں تیار کی گئیں ہیں۔

غزالی فلیٹس	60عدد
خوشنما فلیٹس	180عدد
میزان	240عدد

(ب) اس حد تک درست ہے کہ جو افسران لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں وہ پالیسی کے مطابق لاہور میں سرکاری گھر دو سال یا جب انہیں تعیناتی کی جگہ پر ان کی اہلیت کے مطابق رہائش نہ مل جائے سرکاری گھر رکھ سکتے ہیں۔تاہم ریٹائرڈ افسران صرف آٹھ ماہ تک سرکاری رہائش اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) جو افسران لاہور سے باہر ٹرانسفر ہو چکے ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے PGSHF کی ماہانہ کٹوتی و جمع شدہ کل رقم کے اندراج کی تفصیلات

*7249: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی ماہانہ پے سلپس پر جی پی فنڈ رقم کی ماہانہ کٹوتی کے ساتھ ساتھ جمع شدہ کل جی پی فنڈ کی رقم کا بھی اندراج ہوتا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب ایسے ملازمین جو کہ گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبر ہیں کی تنخواہوں سے ماہانہ قسط کی کٹوتی کر رہی ہے ؟

(ج) کیا حکومت جی پی فنڈز کی طرز پر ملازمین کی تنخواہ سے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی مد میں کی جانیوالی ماہانہ کٹوتی کے ساتھ ساتھ جمع شدہ کل رقم کا اندراج بھی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ملازمین کی ماہانہ پے سلپس پر جی پی فنڈ رقم کی ماہانہ کٹوتی کے ساتھ ساتھ جمع شدہ کل جی پی فنڈ کی رقم کا بھی اندراج ہوتا ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ممبر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے بذریعہ اکاؤنٹینٹ جنرل پنجاب(PIFRA نظام کے تحت)ماہانہ قسط کی کٹوتی کر رہی ہے جو ممبر سرکاری ملازمین قلمی (manual) پے بلوں کے ذریعے تنخواہ لے رہے ہیں یا جن ممبر ملازمین کو ابھی تک PIFRA نظام کے تحت نہ لایا گیا ہے ان کی تنخواہوں سے بذریعہ پے بل، پے آرڈر یا بنک ڈرافٹ کٹوتی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اس سلسلے میں آڈیٹر جنرل پاکستان سے رابطہ کر چکی ہے جنہوں نے متعدد بار خط و کتابت کے بعد سرکاری ملازمین کی پے سلپ میں کل جمع شدہ رقم ظاہر کرنے سے چند تکنیکی وجوہات کی بناء پر معذرت کر لی تھی۔ متبادل انتظام کے طور پر کٹوتی کروانے والے تمام ممبرز سرکاری ملازمین کی جمع شدہ رقم کی تفصیل پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی ویب سائیٹ www.pgshf.gop.pk پر میسر ہے ہر ممبر اپنی کٹوتی کی تفصیل دیکھ اور حاصل کر سکتا ہے۔

فیصل آباد ریجن، کرپشن کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*7373: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن میں سال 09-2008 میں کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے، ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز اس ریجن میں کون کون سے اضلاع ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے اور کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں، ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ج) عدالتوں میں پیش ہونے والے کتنے مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی زیر التواء ہیں اب کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن کے اضلاع دوران سال 2008-2009		سال 2008	سال 2009
	تھانہ ACE ریجن	109	188
1-فیصل آباد	تھانہ ACE فیصل آباد	84	91
2-ٹوبہ ٹیک سنگھ	تھانہ ACE ٹوبہ	33	24
3-جھنگ	تھانہ ACE جھنگ	58	86

(ب)

		2008				2009			
انٹی کرپشن فیصل آباد ریجن کے اضلاع / درج مقدمات		درج	چالان	اخراج	زیر تفتیش	درج	چالان	اخراج	زیر تفتیش
	تھانہ ACE ریجن	109	45	42	22	188	27	68	93
1-فیصل آباد	تھانہ ACE فیصل آباد	84	33	47	4	91	19	53	19
2-ٹوبہ ٹیک سنگھ	تھانہ ACE ٹوبہ	33	15	12	6	24	6	15	3
3-جھنگ	تھانہ ACE جھنگ	58	14	42	2	86	14	46	26

(ج)

	2008				2009			
تفصیل مقدمات چالان / سزا / بری / زیر التواء	چالان	سزا	بری	زیر التواء	چالان	سزا	بری	زیر التواء
فیصل آباد تھانہ ACE ریجن	45	1	11	33	27	—	1	26
تھانہ ACE سرکل	33	—	18	15	19	—	11	8
تھانہ ACE ٹوبہ	15	—	12	3	6	—	3	3
تھانہ ACE جھنگ	14	—	3	11	14	—	-	14

ضلع جھنگ، تھانہ جات و دیگر تفصیلات

*7414: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ضلع جھنگ میں کتنے تھانہ جات کس کس جگہ کام کر رہے ہیں اور تھانہ جات میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس وقت کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ انکوائریاں ہو رہی ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ضلع جھنگ میں صرف ایک ہی تھانہ ہے جو کہ جھنگ ٹوبہ روڈ نزد چونگی کام کر رہا ہے۔ تھانہ ہذا میں تعینات ملازمین اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	عرصہ تعیناتی
اعجاز حسین مگسی	سرکل آفیسر / انسپکٹر	16	بی اے	21-06-2010تاحال
صفدر علی	اے ایس آئی / ریڈر	9	میٹرک	09-09-2008تاحال
محمد اسلم	کانسٹیبل / ریڈر ٹو DDI جھنگ	5	بی اے	17-12-2008تاحال
نجم عباس	کانسٹیبل / محرر	5	بی اے	22-12-2008تاحال
محمود ارشد	کانسٹیبل	5	ایف اے	22-12-2008تاحال
کاشف عباس	کانسٹیبل	5	میٹرک	22-12-2008تاحال
علی فراز	کانسٹیبل	5	ایف اے	17-12-2008تاحال
آصف فرید	کانسٹیبل	5	بی اے	19-12-2008تاحال
فیصل نواب	کانسٹیبل	5	بی اے	مئی 2009تاحال
فیصل شہزاد	کانسٹیبل	5	ایف اے	10-02-2010تاحال

(ب) اس وقت تھانہ انٹی کرپشن جھنگ کے کسی ملازم کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری / مقدمہ زیر کارروائی نہ ہے۔

پنجاب میں درج مقدمات کی تفصیلات

*7416: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب میں سال 2009 کے دوران درج ہونے والے کل مقدمات کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

(ب) سال مذکورہ کے دوران درج ہونے والے کل مقدمات میں سے کتنے مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 میں پنجاب کے تمام اضلاع میں انٹی کرپشن کے 42 تھانہ جات قائم تھے بشمول ایک ایک اضافی تھانہ ریجنل ہیڈکوارٹرز اور ایک تھانہ پراونشل ہیڈکوارٹر لاہور جن

میں 2471 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی ضلع وار اور تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ انٹی کرپشن پنجاب کے سال 2009 میں 2471 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 1826 مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور 645 مقدمات زیر تفتیش ہیں جن کی ضلع وار اور تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد، عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7421: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع فیصل آباد میں انٹی کرپشن کے عملہ کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) متذکرہ محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور دیگر ماہانہ اخراجات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ محکمہ نے مئی 2008 تا حال کتنے رشوت ستانی کے کیس رجسٹر کئے؟

(د) کتنے رجسٹرڈ کیسوں میں ملزموں کو سزا ہوئی، کتنے بری ہوئے کتنے کیس زیر التواء ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع فیصل آباد میں انٹی کرپشن کے عملہ کی کل تعداد 98 ہے۔

	منظور شدہ	موجودہ	خالی
گزیٹڈ	19	12	7
نان گزیٹڈ	79	72	7
میزان	98	84	14

(ب) محکمہ انٹی کرپشن کے عملہ کی تنخواہیں اور دیگر ماہانہ اخراجات اوسطاً مبلغ -/1878000 روپے ہیں۔

(ج) محکمہ انٹی کرپشن نے جو مقدمات درج کئے سال وار اور ضلع وار تفصیل (مئی 2008 تا حال 31-08-2010) درج ذیل ہے:-

فیصل آباد	تھانہ ACE ریجن	338
	تھانہ ACE سرکل	187
	تھانہ ACE ٹوبہ	67
	تھانہ ACE جھنگ	165
	تھانہ ACE چنیوٹ	4

(د) محکمہ انٹی کرپشن کے رجسٹر کیسوں کی سزا/ بری اور زیر التواء کی تفصیل (مئی 2008 تا حال 31-08-10) درج ذیل ہے:-

		درج	چالان	سزا	بری	زیر التواء
فیصل آباد	تھانہ ACE ریجن	338	87	1	12	74
	تھانہ ACE سرکل	187	59	—	29	30
	تھانہ ACE ٹوبہ	67	21	—	15	6
	تھانہ ACE جھنگ	165	28	—	3	25
	تھانہ ACE چنیوٹ	4	—	—	—	—

بہبود فنڈ سے گزٹیڈ و نان گزٹیڈ ملازمین کو یکساں وظائف دینے کا معاملہ

*7422: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہبود فنڈ کے پرانے ریٹس کے مطابق تمام وظائف بلا تفریق گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے لئے تقریباً برابر تھے۔ جون 2000 میں دیئے گئے نئے ریٹس کے مطابق گزٹیڈ ملازمین کی گرانٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین گرانٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہبود فنڈ کی کٹوتی جاری تنخواہ کے 2 فیصد کے حساب سے ہوتی ہے جس میں زیادہ مدت ملازمت رکھنے والے نان گزٹیڈ سکیل 16-15 کے ملازمین کم سروس رکھنے والے گزٹیڈ گریڈ 17-16 کے ملازمین سے زیادہ کٹوتی کرواتے ہیں لیکن گرانٹ جو کہ سکیل کے مطابق دی گئی ہے، بہت کم وصول کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام یونیورسٹیوں / کالجوں میں تمام طالب علموں کے لئے فیس یکساں ہوتی ہے لیکن بہبود فنڈ میں گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کے وظائف میں زمین و آسمان کا فرق رکھا گیا ہے کیا حکومت بہبود فنڈ سے گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو یکساں وظائف دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر ایک جاری تنخواہ بطور الوداعی گرانٹ دی جاتی ہے جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین کو کوئی الوداعی گرانٹ نہیں دی جاتی، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ بہبود فنڈ کے پرانے ریٹس کے مطابق تمام وظائف بلا تفریق گزٹیڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین کے لئے برابر تھے جنوری 2002 سے نئے ریٹس کے مطابق اضافہ کیا گیا کیونکہ یہ ریٹس کٹوتی کی وجہ سے وصول ہونے والی رقم کے لحاظ سے کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ تمام سرکاری ملازمین سکیل ایک تا 22 کی ایک ہی شرح 3 فیصد سے کٹوتی ہوتی ہے۔

(ج) بہبود فنڈ سے گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کے بچوں کو یکساں وظائف دینے کا ارادہ ہے لیکن چونکہ گزٹیڈ ملازمین کی کٹوتی زیادہ رقم کی ہے جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین کی کٹوتی کم ہوتی ہے اس وجہ سے ان کو وظائف کی رقم بھی کم ملتی ہے۔

(د) گزٹیڈ ملازمین کو الوداعی گرانٹ سے ایک تنخواہ صرف اس لئے دی جاتی ہے کہ ان کی کٹوتی مد میں کافی رقم وصول ہوتی ہے جبکہ نان گزٹیڈ ملازمین کی کٹوتی کی مد میں رقم نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ان کو الوداعی گرانٹ نہیں دی جاتی۔

کیبنٹ ونگ کو ٹی اے / ڈی اے کی مد میں رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*7796: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 میں کیبنٹ ونگ (S&GAD) کو ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی اور کتنی رقم ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ملازمین کو ادا کی گئی، تفصیل سال وار فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو سٹاف منسٹر کے tours پر ساتھ جاتا ہے واپسی پر ٹی اے / ڈی اے کا کلیم S&GAD میں تحریراً جمع کرواتے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا تمام سالوں میں منسٹرز سٹاف کے کسی ایک ملازم کو بھی کسی ایک جمع شدہ کلیم ٹی اے / ڈی اے کے عوض ادائیگی نہ کی گئی ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ میں منسٹرز سٹاف کے کتنے ٹی اے / ڈی اے کیس سال وار جمع ہوئے اور کتنوں کو ادائیگی کی گئی ہے؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے ٹی اے / ڈی اے کلیم برائے منسٹرز سٹاف ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں نیز یہ ادائیگیاں کب تک کر دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

مالی سال	فنڈز وصول	فنڈز خرچ
2007-08	8990000/-	8982463/-
2008-09	9985000/-	9919308/-
2009-10	9688600/-	7993970/-

(ب) جی ہاں-

(ج) یہ درست نہ ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ مالی سال2007-08 میں 182 کلیم ادا کئے گئے- سال2008-09 میں62 کلیم اور سال2009-10 میں638 کلیم ادا کئے گئے ہیں-

(د)

مالی سال	جمع شدہ کلیم	اداشدہ کلیم
2007-08	333	مالی سال2005-06 کے461 اور مالی سال2007-08 کے182 کلیم کی ادائیگی مالی سال2007-08 میں کی گئی-
2008-09	256	مالی سال2006-07 کے681 اور مالی سال2008-09 کے62 کلیم کی ادائیگی مالی سال2008-09 میں کی گئی-

(ہ) بقایا345 ٹی اے / ڈی اے کلیم (151 کلیم برائے مالی سال2007-08 اور194 کلیم برائے مالی سال2008-09) فنڈز میں کمی کی وجہ سے بروقت ادائیگی نہ ہو سکی بقیہ کلیمز کی ادائیگیاں "codal formalities" پوری ہونے اور فنڈز موجود ہونے کی صورت میں کی جائیں گی-

پی جی ایس ایچ ایف کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8024: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اسامی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ فاؤنڈیشن کے قیام سے آج تک اس کو کتنے فنڈز فراہم کئے گئے، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے فنڈز ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے/گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوئے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں کل 178 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی اسامی وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فاؤنڈیشن کے قیام سے آج تک اس کو جتنے فنڈز فراہم کئے گئے، ان کی سال وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فاؤنڈیشن ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے/گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر جتنے فنڈز خرچ کئے گئے ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی جی ایس ایچ ایف کے تحت پنجاب میں ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کی تفصیلات

*8025: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت کن کن اضلاع میں ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے بنائی جا رہی ہیں؟

(ب) پنجاب کے کن کن اضلاع میں رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے اراضی خرید لی گئی، اگر ہاں تو کتنی کتنی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت ریٹائرڈ ملازمین کو حکومت رہائش گاہیں فوری فراہم نہیں کر سکتی کیا ان کی جتنی رقم کی کٹوتی کی گئی وہ واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کتنے فیصد منافع کے ساتھ واپس کرے گی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں ریٹائرڈ ملازمین کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے کالونیاں بنائی جا رہی ہیں۔ مستقبل

میں بہاولپور، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، سیالکوٹ، سرگودھا اور گوجرانوالہ میں رہائش گاہیں تعمیر کرنے کے منصوبے ہیں۔

(ب) پنجاب کے جن اضلاع میں رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے اراضی حاصل کی گئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

لاہور	1242 کنال
فیصل آباد	2999 کنال
راولپنڈی	3307 کنال
ملتان	2160 کنال
بہاولپور	600 کنال
ڈیرہ غازی خان	785 کنال
ساہیوال	1000 کنال
سیالکوٹ	1504 کنال

(ج) تفصیلی جواب تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

PGSHF کے قیام سے اب تک ملازمین کی تنخواہوں کی کٹوتی کی رقم و دیگر تفصیلات

*8043: شیخ علاؤالدین: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک ملازمین کی تنخواہوں سے کٹوتی کی کتنی رقم اکٹھی ہوئی ہے؟

(ب) اس رقم سے کن کن مقامات پر ملازمین کے لئے رہائش گاہیں بنائی جارہی ہیں؟

(ج) ان رہائش گاہوں پر اب تک کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

(د) فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک کتنے ملازمین ریٹائر ہو چکے ہیں جو فاؤنڈیشن کے ممبر تھے ان میں کتنوں کو رہائش گاہوں کی الاٹمنٹس ہو چکی ہیں؟

(ہ) جو ریٹائرڈ ملازمین رہائش گاہوں سے محروم ہیں ان کو کب تک الاٹمنٹس لیٹر دے دیئے جائیں گے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کی تنخواہوں سے ماہانہ کٹوتی مئی 2005 سے شروع کی گئی تھی جو جنوری 2011 تک مبلغ -/4072240235 روپے ہو چکی ہے۔

(ب) اس رقم سے فی الوقت لاہور (موہلنوال)، فیصل آباد (ستیانہ روڈ)، راولپنڈی (اڈیالہ روڈ) اور ملتان (خانیوال روڈ) کے مقامات پر رہائشی کالونیاں بنائی جارہی ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن اپنی جاری ترقیاتی سکیموں پر آج تک مبلغ -/3959176392 روپے کے اخراجات کر چکی ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	رہائشی سکیم	خرچ کی گئی رقم
1	موہلنوال	-/2614462404 روپے
2	فیصل آباد	-/804808666 روپے
3	راولپنڈی	-/419556398 روپے
4	ملتان	-/120348924 روپے
	کل رقم	-/3959176392 روپے

(د) فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک 9953 ملازمین ریٹائر ہو چکے ہیں۔ پانچ مرلہ کے 300، 7 مرلہ کے 333، دس مرلہ کے 151 اور ایک کنال کے 100 گھر ریٹائرڈ ممبر ملازمین کو ان کی سنیارٹی کے مطابق کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے الاٹ کئے جا چکے ہیں۔

(ہ) فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں رہائشی کالونیوں کے ترقیاتی کام جاری ہیں جن کی تکمیل پر ریٹائرڈ ممبر ملازمین کو ان کی سنیارٹی لسٹ کے مطابق فوری طور پر گھر فراہم کر دیئے جائیں گے۔ گھروں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل	فیصل آباد سکیم	راولپنڈی سکیم	ملتان سکیم
1	5 مرلہ	1293	760	507
2	7 مرلہ	1080	602	694
3	10 مرلہ	810	889	737
4	ایک کنال	249	521	541
	میزان	3432	2772	2479

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے ارد گرد جمع ہو گئے
اور انہیں ہاؤس کی کارروائی چلانے سے منع کرتے رہے)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا ملکینک ٹھاہ"
اور "کل بھی لوٹا لوٹا تھا، آج بھی لوٹا لوٹا ہے" کی نعرہ بازی کرتے رہے)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر واپس تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ بات کریں لیکن جو بات طے ہوئی ہے اس کے مطابق ہی آپ بات کریں گے۔ اس وقت 12 بج کر 20 منٹ ہوئے ہیں آپ ایک بج کر 20 منٹ تک بات کریں گے اور پھر ہم ہاؤس کا بزنس لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں، مجھے یہ کہتے ہوئے شرمندگی ہو رہی ہے کہ اس اسمبلی کا وہ ایک سیاہ دن تھا جب اس کرسی پر بیٹھے ہوئے سابق سپیکر نے میرے اور رانا ثناء اللہ سمیت دوسرے ممبران کے لئے اسمبلی میں داخلے پر پابندی لگائی تھی۔ دوسرا سیاہ دن آج کا ہے کیونکہ آج رانا محمد اقبال خان ولد رانا پھول خان، سپیکر پنجاب اسمبلی نے قائد حزب اختلاف پر یہ پابندی لگائی ہے کہ آپ ایک گھنٹے کے اندر اپنی تقریر ختم کریں گے۔

جناب سپیکر! مجھے اس طرح لگ رہا ہے کہ آج پھر جنرل ضیاء الحق آ کر اس کرسی پر بیٹھ گیا ہے---

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے، غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ غیر مناسب بات ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ جو بات طے ہوئی ہے اسی کے مطابق بات ہونی چاہئے، جو بات آپ کے rostrum پر حزب اختلاف اور ہمارے درمیان طے ہوئی ہے اس کے مطابق چلیں۔ راجہ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ غلط ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس نے جو بات rostrum پر کی ہے اسے otherwise divert کریں۔ قائد حزب اختلاف نے rostrum پر یہ تجویز دی ہے کہ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دے دیا جائے میں ایک گھنٹے میں اپنی تقریر کو ختم کر لوں گا اور

میں اس بات کی guarantee دیتا ہوں کہ اس کے بعد House کے business کو disturb نہیں کیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا ملکینک ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز خاتون ممبر محترمہ آمنہ الفت نے "لوٹا ملکینک رانا ثناء اللہ"

کے الفاظ والا پوسٹر مسلسل لہرائے رکھا)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ اس اسمبلی کی لائبریری سے ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں اگر ماضی میں کسی قائد حزب اختلاف پر یہ پابندی لگائی گئی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ہم نے کہا ہے کہ اس وقت ہمیں بات کرنے کے لئے ایک گھنٹہ دے دیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس چلتا رہے۔

جناب سپیکر! مخدوم حسن محمود صاحب نے ایگریکلچر کی ایک cut motion پر پانچ دن اس House میں تقریر کی تھی۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ مخدوم حسن محمود (مرحوم) نے ایک cut motion پر پانچ دن بات کی تھی۔ میرے معزز بھائی وزیر قانون جو کہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جمہوریت میں اپوزیشن اور قائد حزب اختلاف کو بولنے کا حق ہوتا ہے۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جب میں Honey Bridge کا ذکر کرتا ہوں تو وہ میری بات نہیں سنتے۔ یہ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والے، جمہوریت کے لئے اپنے بال اور مونچھیں کٹوانے والے، جمہوریت کے لئے اپنے جسم پر تشدد کرانے والے اور جمہوریت کے لئے جیل میں بند ہونے والے آج ہمارے ساتھ آمرانہ روّیہ اپنائے ہوئے ہیں۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ آج مجھے ان کے اس روّیے سے دکھ ہو رہا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تجویز میں نے نہیں بلکہ راجہ ریاض صاحب نے دی ہے۔ یہ تجویز آپ کے rostrum پر راجہ ریاض صاحب نے دی ہے کہ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دیا جائے۔ میں نے یہ تجویز نہیں دی۔ راجہ صاحب! آپ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں اور جو بات اوپر rostrum پر طے ہوئی ہے اس پر قائم رہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ میں ان کو بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: .Order please, order please آپ سب تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ایک گھنٹے کی شرط میں نے نہیں رکھی۔ راجہ ریاض نے خود rostrum پر آ کر کہا کہ ایک گھنٹے کا وقت دے دیں۔ میں ایک گھنٹے میں اپنی تقریر مکمل کر لوں گا اور اس کے بعد House regular طریقے سے چلے گا۔ یہ تجویز راجہ ریاض نے خود دی ہے۔ میں نے کوئی condition نہیں رکھی۔ راجہ ریاض نے خود یہ بات کہی ہے اگر یہ اپنی بات پر قائم نہیں ہیں، اگر ان کو آپ کا پاس نہیں ہے تو آپ بزنس چلائیں۔ انہوں نے جو کچھ اب سے پہلے کیا ہے وہی کر لیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹا کلینک راناثناء اللہ ہائے ہائے اور لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں، جو بات اوپر rostrum پر کی ہے وہی نیچے کھڑے ہو کر بھی کریں۔ یہ بات clear کرائیں کہ یہ بات کس نے کی تھی اور یہ شرط کس کی طرف سے لگائی گئی تھی؟ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر چودھری شوکت محمود بسراء ڈائس کے قریب آ کر
جناب سپیکر سے ہم کلام ہوئے)

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ بسراء صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر انہوں نے جو پہلے کیا تھا وہ اب بھی کر لیں۔ یہ نیچے کھڑے ہو کر خود یہ بات کہیں کہ انہوں نے یہ بات کی تھی۔ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں اور جو بات کرنی ہے وہ نیچے کھڑے ہو کر کریں۔ آپ یہ بات clear کرائیں کہ یہ بات کس نے کی تھی اور یہ شرط کس کی طرف سے تھی۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ آپ اپنے بزنس کو چلائیں اور انہوں نے جو کرنا ہے وہ یہ کریں لیکن آپ نے کہا کہ میں گارنٹی دیتا ہوں لہذا آپ ان کی بات مان لیں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر اپنی speech مکمل کر لیں گے۔ اس شرط کے حوالے سے یہ اپنے اندر اخلاقی جرأت پیدا کریں۔

جناب سپیکر: یہ تجویز راناثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہیں آئی تھی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ یہ تجویز ہماری طرف سے آئی ہے تو ہم اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے جب میرا mike بند کر کے میری تقریر بلڈوز کرنے کی کوشش کی اور میری زبان کو تالا لگانے کی کوشش کی تو اس کے بعد میرے دوستوں نے آپ کو یہ proposal دی تھی کہ میں اُس کی پابندی کروں گا لیکن میں یہ بات کر رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے آپ سے یہ کام کرایا ہے کہ جس طرح رانا ثناء اللہ صاحب اور میرے اس ایوان میں داخلہ پر پابندی کے حوالے سے ایک سیاہ فیصلہ کرایا گیا تھا اُسی طرح آپ سے بھی آج ایک سیاہ فیصلہ کرایا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں نے خود یہ فیصلہ کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چونکہ میری تقریر کا وقت ایک گھنٹہ ہے لہذا میں اور میرے دوست بطور احتجاج ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف
ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔)

جناب سپیکر! میں اپنی اس خاموشی کو مزید ایک منٹ کے لئے extend کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف
ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔)

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کی تاریخ کا سیاہ دن ہے کہ آج یہاں پر ایک ایسا فیصلہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ذرا معیاری الفاظ استعمال کریں کیونکہ آپ جس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ضیاء الحق صاحب اس ایوان میں تشریف لے آئے تھے تو وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف نے اپنی تقریر میں پڑھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عالی مرتبت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب، محترم جناب سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب، معزز مہمانِ گرامی! السلام علیکم۔ میرے لئے یہ انتہائی خوشی اور مسرت کا لمحہ ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کی گولڈن جوبلی کے خصوصی اجلاس میں اپنی گزارشات پیش کر رہا ہوں اور یہ نادر تقریب یقیناً ہماری سیاسی زندگی کا ایک اہم سنگ میل ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! جمہوریت کے علمبردار اور جمہوریت کے چیمپئن اس سے آگے چل کر جنرل ضیاء الحق صاحب کو کہتے ہیں کہ جمہوریت کے فروغ کے لئے آپ کے روشن کردار کو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

کجھ اُنج وی راہواں اوکھیاں سَن
کجھ گل وچ غم دا طوق وی سی
کجھ شہر دے لوگ وی ظالم سَن
کجھ سانوں مرن دا شوق وی سی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آگے جنرل ضیاء الحق صاحب فرماتے ہیں۔ عزت مآب جناب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف صاحب! میں لاہور اکثر آتا ہوں لیکن آج مجھے یہاں آکر کئی گنا مسرت ہوئی کیونکہ آج کا یہ اجلاس ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ میں میاں نواز شریف صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا اور میرے متعلق چند کلمات کہے میں اپنے آپ کو اس کا مستحق نہیں سمجھتا۔ یقیناً بے غیرت! تم اپنے آپ کو اس کے مستحق نہیں سمجھتے۔ یقیناً، جنرل ضیاء الحق! نہ تمہیں زمین میں جگہ ملی، نہ تمہیں آسمان پہ جگہ ملی اور یقیناً، تم اس کے مستحق نہیں تھے اور تمہارے کالے کرتوتوں پر ہم آج بھی لعنت بھیجتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوٹے، لوٹے" اور "رانا ثناء اللہ، لوٹا مستری" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پچھلے آٹھ ماہ سے good governance کا حال دیکھیں کہ فیصل آباد صوبے کا دوسرا بڑا شہر جو رانا ثناء اللہ خان کا اپنا شہر ہے وہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہاں کوئی CPO لگا دیا جائے۔ فیصل آباد میں کوئی CPO نہیں ہے وہاں بم دھماکا ہونے کی بنیادی وجہ "کھڈ گورننس" بنی ہے کہ آٹھ ماہ سے فیصل آباد میں کوئی CPO نہیں لگایا گیا۔ ان کو کوئی افسر پسند نہیں آتا۔ ان کی "کھڈ گورننس" نے صوبے کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ ان کو پچھلے آٹھ ماہ سے پورے صوبے میں کوئی CPO نہیں مل رہا۔ اس وقت صوبے میں ہزاروں سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ لاہور اور ملتان

میں CPO موجود تھے وہاں دھماکا نہیں ہوا اور فیصل آباد جو ایک کمزور شہر ملا وہاں دھماکا ہو گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے آج اس اسمبلی کی تاریخ کا سیاہ ترین فیصلہ کیا ہے۔ میں اپنے معزز ممبران اپوزیشن کو کہوں گا کہ آپ اب ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں لیکن میں بطور احتجاج تقریر نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا آپ ان کی باتوں کا جواب دینا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ آپ ہاؤس کو چلائیں تو ہم تعاون کریں گے لیکن ایک شرط ہے کہ میں نے جو باتیں کی ہیں ان کا جواب دینے کی یہ کوشش نہ کریں۔ اگر جواب دینا ہے تو قائد ایوان دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات سنی ہے۔ اس کا جواب اور کون دے گا؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لیڈر آف دی ہاؤس" کی نعرہ بازی)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہم ہاؤس کو چلانے میں پورا تعاون کریں گے۔ میں نے احتجاجاً اپنی تقریر ختم کی ہے۔ اس کے بعد قائد ایوان جب مناسب سمجھیں آج، ایک ہفتے یا دس دن بعد میری باتوں کا جواب دیں تو ہم پورے احترام کے ساتھ سنیں گے۔ اگر کوئی اور میری باتوں کا جواب دینے کی کوشش کرے گا تو ہم نہیں سنیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹا مستری" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف نے ہاؤس کی کارروائی سے متعلق جو یقین دہانی کرائی ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور اس پر ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے دو دن پہلے اور آج بھی جو گفتگو کی ہے ریکارڈ پر موجود ہے۔ معزز قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن میں بیٹھے معزز ممبران میرے بھائی ہیں۔ ہم نے اکٹھے اس ملک میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے۔ میں خود کو perfect سمجھتا ہوں اور نہ ہی اس معزز ایوان میں بیٹھا کوئی بھی معزز ممبر perfect ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں میں نے رانا صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہاں ہر حوالے سے بات کی جا سکتی ہے۔کوئی بھی معزز ممبر یالیڈر فرشتہ نہیں ہے اورperfect نہیں ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ پر مسلمہ ہے کہ آج چاروں صوبوں اور مرکز میں عوام کے ووٹوں سے منتخب حکومتیں قائم ہیں اور ملک میں جمہوری دور ہے۔ میری leadershipاور میری جماعت کا اس بارے میں مصمم ارادہ ہے کہ ہم نے 80اور 90کی دہائی میں نہیں جانا۔ہم اپوزیشن کے اظہار رائے کو نہ صرف برداشت کریں گے بلکہ اس کا احترام کریں گے۔ میں اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ اپوزیشن میں ہوتے ہوئے ہمیں جن مسائل سے دوچار ہونا پڑا تھا یا ہمیں جس قسم کے معاملات سے نبرد آزما کیا گیا تھا قطعی طور پر وہ معاملات اب اپوزیشن کے ساتھ نہیں ہوں گے۔میں آخر میں معزز اپوزیشن لیڈر اور معزز ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جو نکات یہاں پر اٹھائے ہیں ان کا جواب وزیر اعلیٰ پنجاب

قائد ایوان

میاں محمد شہباز شریف اس معزز ہاؤس میں آکر خود دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وزیر قانون کہہ رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب خود جواب دیں گے۔آپ فکر نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی ہے اس سے ہمیں انتہائی خوشی اور مسرت ہوئی ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی اس بات سے کہ ہم 80اور 90کی دہائی میں نہیں جائیں گے۔ان کی ہاؤس کو یقین دہانی کے بعد مجھے پورا یقین ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ راناثناء اللہ صاحب جو بات کرتے ہیں وہ پوری کریں گے اور آج ہی اس اجلاس کے بعد پریس کانفرنس کریں گے کہ ہم چودھری شجاعت حسین کو لوٹے واپس کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔اس پر requestآئی ہے کہ اس کو pending کر دیا جائے۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

واٹر مینجمنٹ پنجاب کے ہڑتالی ملازمین کے مسائل حل کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! کل واٹر مینجمنٹ کے تقریباً 2200 کے قریب لوگوں نے ہڑتال کی ہوئی تھی جس پر اُن کے صدر کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ میں نے وہاں جا کر رات دس بجے آزاد کرایا اور اُن سے یہ وعدہ کیا تھا کہ کل ہم آپ کو حکومت سے ملوائیں گے۔ اُس کے بعد میں اور رانا ثناء اللہ صاحب ایک ٹی وی چینل پر اکٹھے ہوئے تھے جہاں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کل اُن کو اسمبلی میں بلالیں تو ہم اُن سے مل لیں گے۔ ابھی انہوں نے باہر مال روڈ بلاک کیا ہوا ہے لہذا اشرف خان سوہنا صاحب کی ڈیوٹی لگائیں اور انہیں اجازت دیں کہ وہ اُن کا آٹھ رکنی وفد اندر لے آئیں پھر اجلاس کے بعد رانا ثناء اللہ صاحب اُن سے میٹنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ کل یہ بات ہوئی تھی لہذا آپ اُن کا ایک وفد اندر بلوالیں۔ میں نے سیکرٹری ایگریکلچر کو اطلاع کی ہوئی ہے۔ جب اُن کا وفد اندر آتا ہے تو پھر اُن سے ملوا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آپ کسی کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ ان لوگوں کو اندر لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جیسے رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا اور میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ باہر واٹر مینجمنٹ 2200 کے لوگ ہڑتال پر ہیں جنہوں نے سڑک بلاک کی ہوئی ہے۔ آپ اشرف خان سوہنا صاحب سے کہیں کہ وہ اُن سے جا کر بات کر لیں اور سکیورٹی والوں سے کہیں کہ وفد کو اندر لا کر بٹھائیں۔ جب رانا صاحب فارغ ہوتے ہیں تو پھر اُن سے مل لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اولکھ صاحب اور سوہنا صاحب چلے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اولکھ صاحب اور اشرف سوہنا صاحب اُنہیں join کر لیں باقی جس طرح راجہ صاحب آٹھ رکنی وفد کے حوالے سے کہہ رہے ہیں تو آپ سیکرٹری اسمبلی سے کہیں کہ وہ پاس جاری کرکے اُن لوگوں کو اندر بلوالیں۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوہنا صاحب اور اولکھ صاحب باہر جا کر اُن سے مذاکرات کر لیں اور سیکرٹری اسمبلی اُن کے آٹھ رکنی وفد کو اندر بٹھا کر اِن سے ملاقات کروادیں۔ قاضی سعید صاحب کی طرف سے request آئی ہے کہ اُن کی تحریک استحقاق اگلے اجلاس تک ملتوی کر دی جائے لہذا یہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کی ہے اِن کی بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کرنے کی درخواست آئی ہے لہذا یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 8 جناب شاہ رخ ملک صاحب کی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مائیک خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو مائیک ٹھیک ہیں وہاں سے بات کر لیں۔ چار مائیک شروع میں اور دو مائیک پیچھے والے خراب ہیں اُن کو چھوڑ کر کسی دوسرے پر بات کر لیں۔ آج ہم ٹھیک کروالیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں یہ شک ہے کہ ہماری front row کے سپیکر جان بوجھ کر خراب کئے گئے ہیں تاکہ front سے کوئی آدمی بول نہ سکے لہذا ان کو فوری طور پر ٹھیک کرایا جائے۔ دوسری بات میں یہ کروں گا کہ ابھی جب لوٹا کریسی کے خلاف احتجاج جاری تھا تو اُس میں وقفہ سوالات کی کارروائی مکمل کر دی گئی ہے جو سراسر آئین کی خلاف ورزی ہے جبکہ وقفہ سوالات حکومت کے check and balance اور حکومت کو ٹھیک کرنے کا بہترین طریقہ ہوتا ہے لہذا ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ وقفہ سوالات سے دوبارہ کارروائی شروع کی جائے یا آج کے سوالات کو pending کیا جائے اور سوالات کی کارروائی کو ریکارڈ سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، اس پر rules بڑے specific ہیں اس لئے کسی طریق کار کے مطابق چلیں گے۔ راجہ صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب بیٹھ کر طے کر لیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری عرض سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری بات تحمل سے سنیں۔ ہم جو کچھ یہاں پر کر رہے ہیں پوری قوم اسے دیکھ رہی ہے اور ہم نے decorum of the House کو بھی دیکھنا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست کہا کہ قوم اس چیز کو دیکھ رہی ہے اور قوم یہ بھی دیکھ رہی ہے کہ 47 multiplied by 3 جو ایک کروڑ اکتالیس لاکھ بنتے ہیں۔ ایک کروڑ اکتالیس لاکھ لوگوں کے mandate کو چرایا اور بیچا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، یہ تو ایک بحث ہے اور اب بات بڑی تفصیلی ہو گئی ہے۔ لاء منسٹر صاحب اور راجہ ریاض صاحب بیٹھ کر دیکھ لیں گے اور جو بھی طریق کار بنے گا وہ Chair کو بتا دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اپوزیشن لیڈر کی رائے لے لیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان سوالات کا دوبارہ جواب لینا ضروری ہے تو وہ سوالات کو دیکھ لیں اور آپ pending فرما دیں۔ اگر ایس اینڈ جی اے ڈی کا وقفہ سوالات دوبارہ ہو گا تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح میجر صاحب نے بات کی ہے تو میری گزارش ہو گی کہ آج کے وقفہ سوالات کو pending فرما کر کل یا کسی اور دن کے لئے رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے وقفہ سوالات کو pending کیا جاتا ہے اور اس کو انہی دنوں میں کہیں پر دوبارہ fix کر لیں گے۔

(اس مرحلہ پر محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے سوالات ملتوی کئے گئے)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری پہلے عرض سن لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میری ایک بات سن لیں۔ میری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ شاہ رخ ملک صاحب کی تحریک استحقاق ہو جائے اُس کے بعد آپ بات کر

لیں۔ عموماً ہاؤس کے بزنس میں جب تحاریک استحقاق چل رہی ہوں تو پھر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ جب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہو گا تب میں آپ کو floor دوں گا۔ جی، شاہ رخ ملک صاحب!

ڈی پی او بہاولپور کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ اور منفی پراپیگنڈہ کے ذریعے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 13-فروری2011 کو میرے علم میں یہ بات آئی کہ میرے حلقہ کے قصبہ نور پور نورنگا میں چند افراد نے N-5 کی ٹریفک بلاک کر دی۔ ان کا معاملہ مقامی SHO تھانہ مسافر خانہ کے ساتھ تھا اور مقامی پولیس نے مشہور کیا کہ مقامی ایم پی اے نے سڑک پر احتجاج کر کے N-5 کی ٹریفک بلاک کروائی ہے مگر جب شام کو DPO بہاولپور بابر بخت قریشی سے میری ٹیلی فون پر بات ہوئی تو میں نے واقعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مقامی SHO تھانہ مسافر خانہ اور چوکی انچارج نور پور نے کہا ہے کہ ملک شاہ رخ نے ٹریفک بلاک کروائی ہے اور آپ پولیس کے افسران کو گالیاں نکالتے ہیں۔ میں نے DPO صاحب سے کہا کہ میں گزشتہ 15/20 دن سے لاہور ہوں اور میرے بیٹے کا لاہور چلڈرن کمپلیکس میں آپریشن ہوا ہے اس لئے میں حلقہ کے معاملات سے کافی دن سے لاعلم ہوں۔ جب وقوعہ کا مجھے پتا چلا، مقامی پولیس اور آپ لوگ مجھے بدنام کر رہے ہیں تو DPO صاحب نے کہا کہ میں معاملہ کو دیکھتا ہوں اور آپ کو بتاتا ہوں لیکن آپ پولیس والوں کو گالیاں نہ دیا کریں۔ میں نے کہا کہ میں تین سال سے ممبر پنجاب اسمبلی ہوں لیکن میں نے تین سال میں کسی افسر کو گالی نہیں دی اور آپ کہتے ہیں کہ میں گالیاں بھی دیتا ہوں، سڑک بھی بلاک کرائی ہے اس کا مطلب ہے کہ میں جھوٹا ہوں اور آپ کی مقامی پولیس سچی ہے جو کرپٹ ہے اور غریب لوگوں سے پیسے لیتی ہے مگر DPO صاحب کا روّیہ میرے ساتھ ہتک آمیز تھا جبکہ بعد میں DPO صاحب نے مجھے فون بھی نہ کیا اور میں نے اگلے دن اُن کے دفتر، موبائل نمبر اور گھر کے ٹیلی فون پر کئی بار صبح سے رات تک رابطہ کیا مگر انہوں نے میرے سے بات تک نہ کی اور میرے خلاف منفی پراپیگنڈہ کر کے میرے حلقہ میں میری ساکھ کو نقصان پہنچایا۔ موصوف آفیسر کے اس ہتک آمیز روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان

میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر شاہ رخ ملک صاحب اس سے پہلے بھی اسی نوعیت کا معاملہ میرے علم میں لائے تھے جس میں ان کا موقف بالکل درست تھا لیکن اس وقت انہوں نے تحریک استحقاق پیش نہیں کی۔ اب انہوں نے جو معاملہ پیش کیا ہے تو یہ درست ہے اس لئے آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے اور اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

حکومت کی جانب سے معزز ممبران حزب اختلاف کے جاری منصوبوں کو بند کرنے کی کوشش

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارے جاری ترقیاتی منصوبوں کے آدھے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں، مثال کے طور پر ایک منصوبہ 50 لاکھ کا ہے جس پر 25 لاکھ خرچ ہو چکا ہے لیکن ongoing schemes کو روک دیا گیا ہے اس سے متعلق پرسوں میں نے کہا تھا کہ ہمارے منصوبوں کے فنڈز جمعرات تک جاری کئے جائیں ورنہ ہم جمعہ کے دن احتجاج کریں گے۔ آپ ایک بار اسے note کر لیں کہ اگر حکومت نے اس کا notice نہ لیا، کیونکہ one man show وہ جو صوبے کے مالک، تخت لاہور کے مغل بادشاہ ملک سے باہر ہیں اور یہاں پر کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس پر فیصلہ کر سکے۔ ہم نے جمعہ کے دن احتجاج کرنا ہے تو پھر آپ ہمیں کہیں گے کہ کیوں احتجاج کر رہے ہیں لہذا حکومت اس کا notice لے۔ اگر انہوں نے notice نہ لیا تو جمعہ کے دن یہ House نہیں چلے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے یہ بات ایک روز قبل بھی کی تھی اور کل شام وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف صاحب سے میری بات ہوئی تھی چونکہ آج محترمہ کلثوم نواز صاحبہ کی کوئی سرجری ہے تو اس لئے انہیں فوری طور پر ملک سے باہر جانا پڑا تو بہتر یہ ہے کہ راجہ صاحب اس قسم کے منصوبے، جیسے انہوں نے line دی تھی کہ 50 لاکھ میں سے 25 لاکھ لگ چکا ہے۔ ہمارے پاس اس قسم کی کوئی information نہیں ہے اور مجھے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی بتایا ہے کہ اس قسم کی کوئی instruction جاری نہیں کی گئی۔ اگر کسی جگہ پر افسر شاہی نے اپنے طور پر کوئی ایسا معاملہ کرنے کی کوشش کی ہے تو بہتر یہ ہے کہ یہ کل ان منصوبوں کی نشاندہی فرمادیں اور احتجاج کو ایک ہفتہ کے لئے آگے کر دیں تاکہ meantime ہم اس پر مؤثر طریقے سے جواب دے سکیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! رانا صاحب! اس چیز کو کھچڑی نہ بنائیں اور یہ اس چیز کے "ماسٹر" ہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ لکھ کر دے دیں تو ہم یہاں پر چٹھیاں لکھنے نہیں آئے کیونکہ ہم کوئی عرضی نویس نہیں ہیں۔ ہم ایم پی ایز ہیں اور ہمارے ترقیاتی منصوبوں کا ہر ڈی سی او کو پتا ہے۔ انہوں نے روکا ہے اور میرے ساتھی معزز ممبران کو ڈی سی او صاحبان نے کہا ہے کہ انہیں ہدایت آگئی ہے کہ ان کے کام روک دیں۔ یہ کھچڑی نہ بنائیں اور اگر یہ مثبت طریقے سے رہیں گے تو ایوان چلے گا۔ سیدھی سی بات ہے کہ تمام ڈی سی او کو ہدایت دیں کہ معزز ممبران حزب اختلاف کے جاری منصوبوں کو فوری طور پر چلائیں اور ہمیں آکر رپورٹ کریں۔ اس کے علاوہ ہمارے حلقوں میں منصوبوں پر ہمارے بورڈ لگنے ہیں کیونکہ یہ کسی کے باپ کا صوبہ نہیں ہے اور یہ صوبہ کسی کی جاگیر نہیں ہے۔ ہم ان حلقوں سے منتخب لوگ ہیں اور اگر کسی ڈی سی او، کسی گماشتے یا کسی غنڈے نے ہمارے حلقوں میں کسی گماشتے کا بورڈ لگانے کی کوشش کی تو یہ غلط فہمی میں نہ رہیں ہم جوتیاں مار مار کر اس کا سر پھوڑ دیں گے۔ یہ دو چیزوں کو ensure کریں۔ مغل بادشاہ one man show یہاں پر ایک اور بھی ہیں تو اگر محترم میاں شہباز شریف صاحب سے رابطہ نہیں ہو سکتا تو دوسرا جو حقیقی مغل بادشاہ چیف منسٹر پنجاب، میں نے نام نہیں لینا کیونکہ زبان پر نام لانے سے زبان خراب ہوتی ہے، اس سے یہ فون کرائیں تو دیکھیں کیسے ڈی سی او بھاگتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں آکر ہمیں کہیں اور تمام ممبران کو فون کریں کہ ہم آپ کے منصوبے جاری کر رہے ہیں۔ اگر ہمیں فون نہ آئے تو جمعہ کے دن اس House کے ذمہ دار لاء منسٹر ہوں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قطعی طور پر میری یہ intention نہیں تھی کہ راجہ صاحب کوئی چیز لکھ کر دیں۔ راجہ صاحب کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا اس بارے میں مجھے جو

حکم فرمائیں گے، قطعی طور پر یہ پالیسی نہیں ہے۔ڈی سی اواور کمشنر صاحبان کو راجہ صاحب! بالکل جیسے آپ نے کہااس کے مطابق direction دے دی جائے گی لیکن میں ایک گزارش آپ سے کروں گا کہ "سر میں جوتیاں مار مار کے ان کے سر گنجے کرنے والی بات مناسب نہیں ہے"کیونکہ "سر پر بال بڑے مہنگے لگتے ہیں"۔(قہقہہ)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے سر پر بال ضرور لگوائے ہیں اور بھی بہت سارے لوگوں نے لگوائے ہوئے ہیں۔ رانا ثناء اللہ صاحب میرے بھائی ہیں لیکن سیدھی سی بات ہے کہ میں نے اس issue پر ان کے ساتھ بالکل نہیں بیٹھنا بلکہ ہمیں ڈی سی او فون کرے کہ آپ کے منصوبے جاری ہیں۔یہ کر دیں تو ٹھیک ہے ورنہ جمعہ کے دن دیکھا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب کی دو روز پہلے پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) کے ممبران کے بارے میں دی گئی statement کے خلاف میں نے بھی ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی لیکن اس تحریک استحقاق کا کوئی پتا نہیں کہ وہ کہاں غائب کر دی گئی ہے؟ اگر آپ اس طرح ایجنڈے اور business کو روکیں گے تو بات کرنے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ جو زبان رانا صاحب نے استعمال کی ہے اور جن القابات سے ہمیں نوازا ہے تو ہمارے پاس بھی شاید اس سے گھٹیا زبان ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ روایات کا احترام کرنا چاہئے اور ہماری تحریک استحقاق کو take up کیا جائے کیونکہ میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس معاملے کو دیکھ لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی تحریک استحقاق کو میں نے پڑھا نہیں ہے، مجھے معلوم بھی نہیں ہے اور میں اس کا کوئی جواب بھی دینے کی بات نہیں کرتا۔ آپ سیکرٹریٹ کو حکم دیں اور اسے in order بھی کریں اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی بات یہ ہے کہ میں سیکرٹریٹ کو کہتا ہوں کہ دیکھیں کون سی تحریک استحقاق ہے اور اسے ہمارے سامنے لے کر آئیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کو اس ایوان میں سب کے سامنے پڑھنا چاہتی ہوں اور جو الفاظ رانا صاحب نے استعمال کئے ہیں میں وہ quote کرنا چاہتی ہوں اور پھر اس کے بعد آپ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ مجھے کل اپنی تحریک استحقاق پڑھنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں اس کو چیک کر لیتا ہوں جو طریق کار ہے اس کے مطابق ہم اس کو adopt کریں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں نے TMA کے فنڈز کے بارے میں بات کرنی ہے۔ پنجاب حکومت کا notification ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ:

All funds of TMAs will be spent with the consultation of elected representative of the area.

وہاں ایم این اے (ن) لیگ سے ہے اس کو فنڈ دے دیئے گئے میں اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ملا تھا انہوں نے ایگزیکٹو آرڈر کئے کہ ان کو فنڈز دیئے جائیں۔ جب میں نے سکیمیں دیں اور TMA کہوٹہ نے ان سکیموں کا estimate بنا کر DCO راولپنڈی کو بھجوایا۔ مجھے نہیں پتا کہ ان کو پھر کون سی غیبی instructions آئی ہیں کہ DCO راولپنڈی ابھی تک ان پر بیٹھا ہوا ہے اور TMA کلر سیداں اس کے فنڈز نہیں دے رہا ہے۔ یہ پنجاب حکومت کا notification ہے جس کی یہ خود violation کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب کائرہ صاحب بات کریں گے، ان کے بعد محترمہ فوزیہ بہرام اور پھر شاہان ملک صاحب۔ جی، کائرہ صاحب!

جناب تنویر اشرف کائرہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر رہے تھے کہ ترقیاتی سکیمیں روک دی گئیں۔ در اصل بات سکیموں کی نہیں ہے کہ وہ development ہو گی کہ نہیں ہو گی، بات اصل میں رویوں کی ہے۔ یہ کیا روّیہ اختیار کیا جا رہا ہے؟ ہم فیڈرل گورنمنٹ میں دیکھیں کہ وہاں ترقیاتی کاموں کے حوالے سے کیا روّیہ ہے۔ وہاں پر تمام ممبران کو، مسلم لیگ (ن) اور

مسلم لیگ (ق) کے ہر ممبر کو برابر کی گرانٹ ملتی ہے۔ وزیراعظم صاحب discretionary grant بھی دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ سیاسی کلچر پاکستان پیپلز پارٹی نے تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ پنجاب میں بھی یہی روّیہ اپنایا جائے گا۔ ترقیاتی کاموں کی approach تبدیل کی جائے اور سیاسی کلچر تبدیل کیا جائے۔ ابھی رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کی تھی کہ ہم 80 یا 90 کی دہائیوں کی سیاست میں نہیں جانا چاہتے۔ وہ تب ہی ہو گا جب ہم اپنی approach اور روّیے تبدیل کریں۔ میری گزارش ہے کہ صرف ترقیاتی کام ہی نہیں بلکہ باقی approach کو بھی تبدیل کرنا چاہئے، جمہوریت کو مستحکم کرنا چاہئے اور سسٹم کو آگے بڑھانا چاہئے۔ بہت شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! لاء منسٹر ensure کریں کہ فنڈز دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی جمعرات تک کی بات کر دی ہے۔ پھر اس کو دیکھ کر کل overall بتائیں گے۔ جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے رانا ثناء اللہ صاحب سے آپ کی وساطت سے صرف یہ بات کرنی ہے کیونکہ چیف منسٹر صاحب تو یہاں پر ہوتے نہیں ہیں، رانا صاحب ہی اس situation کو portray کرتے ہیں۔ میرے حلقے میں 09-2008 میں جب پیپلز پارٹی مسلم لیگ (ن) کی ایک allied پارٹی تھی، جو فنڈز دیئے گئے گو کہ وہ معمولی فنڈز ہیں، ان کے ٹھیکیداروں نے کام مکمل کر دیئے کیونکہ میں ہمیشہ وہاں سے جنرل الیکشن لڑتی ہوں اور ٹھیکیداروں نے مجھ پر یقین کر کے کام ختم کر دیئے لیکن حکومت نے ان کے کام مکمل ہونے کے باوجود ان کو آج تک پیسے نہیں دیئے۔ وہ ٹھیکیدار بہت غریب ہیں اور اب وہ وزیراعلیٰ کے خلاف عدالت میں چلے گئے ہیں۔ اب ہم چونکہ اپوزیشن میں آ گئے ہیں تو بات یہ سمجھی جائے گی کہ فوزیہ بہرام نے ان کو اکسایا ہے حالانکہ میں نے اکسایا نہیں ہے۔ آج میں اس ہاؤس سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ غریب لوگ ہیں، ملک میں اتنی مہنگائی ہے، اتنی آہ و بکا مچی ہے اگر ٹھیکیدار نے میرے حلقے میں کام کیا ہے اور درحقیقت یہ کام تو اس ملک کا ہے، اس صوبے کا ہے وہ میرا کوئی ذاتی کام نہیں ہے۔ ان کے جو بقایاجات رہتے ہیں اس بارے میں DCO صاحب کو حکم دیں کہ وہ ان کو دے دیں۔ DCO صاحب کہتے ہیں کہ جب تک مجھے پنجاب حکومت کا حکم نہ ملا تب تک میں فنڈز نہیں دوں گا۔ سارے کام مکمل ہو چکے ہیں لیکن ان کی تھوڑی رقم بقایا رہتی ہے۔ مہربانی

کر کے ان کو رقوم دے دی جائیں۔ اگر یہ رقوم نہ دی گئیں تو اس دفعہ جب میں واپس جاؤں گی تو ان ٹھیکیداروں نے کہا ہے کہ وہ عدالت جانے پر مجبور ہوں گے۔ وہ مجھے بطور گواہ عدالت میں لے کر جانا چاہتے ہیں اس لئے رانا صاحب اس بات کی importance کو محسوس کر کے کوئی assurance دیں اور DCO کو کہیں کہ وہ کئے ہوئے کاموں کے بلز ادا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ already کہہ چکے ہیں کہ کل تک اس پر بتائیں گے۔ جی، شاہان ملک!

(اذانِ ظہر)

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں دو تین گزارشات لانا چاہتا ہوں۔ ایک تو جیسے فنڈز کے حوالے سے پہلے بات ہوئی۔ اٹک کے اندر جتنا ڈسٹرکٹ کا فنڈ ہے یا ایم پی اے فنڈ تھا۔ پہلے ہمیں ایک سکیم دی جاتی ہے اور کچھ فنڈز دیئے جاتے ہیں کہ یہ total دو کروڑ یا تین کروڑ روپے ہیں اس میں آدھے آپ کے ہیں اور آدھے آپ کے ایم این اے مسلم لیگ (ن) کے ہیں۔ چلیں، ہم اس پر قناعت کر لیتے ہیں۔ پھر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اِن آدھوں میں سے پھر آپ اپنی سکیمیں، ہم سے سکیم مانگی جاتی ہے، ہم عوام سے رائے لیتے ہیں اور public interest کی چیزیں لاتے ہیں۔ جب وہ چیز DDC تک پہنچ جاتی ہے پھر ہمیں دوبارہ کاٹ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ گھر بیٹھیں کیونکہ اوپر سے احکامات آ گئے ہیں اس لئے تمام فنڈ (ن) لیگ کے ایم این اے صاحب کو ملیں گے۔ ضلع کا فنڈ ہو یا ایم پی اے فنڈ ہو۔ دوسرا یہ کہ کام شروع ہوتا نہیں ہے تختی پہلے لگ جاتی ہے۔ ایسے بھی کام ہیں اور میں اس ایوان میں ثابت کر سکتا ہوں۔ یہ بے شک وفاق سے پیسا لائے ہیں لیکن آپ کے ایم این اے صاحب ایسے کام کر رہے ہیں جو کام already ہوئے ہیں ان پر اس کو cash کر کے کرپشن کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ بلدیہ کے اندر نوکریاں آئیں، تمام کی تمام نوکریاں جو بیس سے چوبیس تک تھیں وہ تمام چالیس ہزار روپے average کے حساب سے بک گئی ہیں۔ یہاں پر آپ کے قابل احترام ممبر شجاع خانزادہ صاحب مجھے نظر نہیں آ رہے ہیں اگر وہ یہاں پر موجود ہوتے کیونکہ میرا حلقہ پی پی۔ 15 ہے اور ان کا حلقہ پی پی۔16 ہے اور ہمارے اوپر آپ کے ایک ایم این اے ہیں وہ یہاں پر نہیں ہیں اس لئے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا اگر وہ موجود ہوتے تو میں ضرور گزارش کرتا کہ کرنل صاحب حلفاً بیان دیں کہ جو میں بات کر رہا ہوں وہ غلط ہے یا ٹھیک ہے؟ وہاں پر ہر تھانہ بکا ہوا ہے، وہاں پر DPO جو ایک public servant ہے، جو عوام کے پیسوں سے تنخواہیں لیتا ہے لیکن وہ وہاں پر آپ کے مسلم لیگ (ن) کے ایم این اے کی غلامی کرتا ہے۔ کیا ہمیں پبلک نے elect کر کے عزت سے اس ایوان میں نہیں بھیجا؟ تین سال کی coalition تو دور کی

بات رہی لیکن ہم نے بہت باتیں سنیں کہ انصاف ہو گا، رواداری ہو گی، برابری ہو گی، mandate کا احترام کیا جائے گا اور اصول پسندی ہو گی لیکن یہاں پر اصول پسندی نہیں بلکہ یہاں پر صرف ڈکٹیٹر شپ چلتی رہی۔

جناب سپیکر! دوسری ایک گزارش میں آپ کی وساطت سے کرنا چاہوں گا کہ شعبہ نیوٹریشن میں BS-17 سکیل میں بچوں کو ملازمتیں دی گئی تھیں لیکن چھ مہینے سے ان بچوں کو کوئی تنخواہیں نہیں ملیں، اس پر بھی ذرا توجہ فرمائیے گا۔

جناب سپیکر! میں نے جو عرض کیا ہے وہ تو آپ نے سنی ان سنی کر دی تو میں نے آپ سے کہا ہے کہ تمام تھانے بکے ہوئے ہیں، پچھلے ایک سال کا ریکارڈ نکال کر دیکھیں کہ ہر تھانے میں کتنی دفعہ SHOs کے تبادلے ہوئے، ground یہ بنایا جاتا ہے کہ کارکردگی نہیں لیکن پانچ لاکھ روپے میں تین مہینے کا tenure ہوتا ہے۔ منشیات سرعام فروخت ہو رہی ہے، چوریاں اور ڈکیتیاں سرعام ہو رہی ہیں، قتل وغارت سرعام ہو رہی ہے۔ میں زیادہ بات نہیں کروں گا اور صرف آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ فرمائیں کیونکہ رانا صاحب یہ بارڈر لائن ایریا ہے اور یہ وہ آگ ہے کہ اگر یہ وہاں سے چلے گی تو لاہور تک پہنچے گی۔ باجوڑ سے دہشت گرد بھی آ رہے ہیں، وہاں جو دریا سندھ ہے وہاں سے ہیروین بھی آ رہی ہے، کلاشنکوف بھی آ رہی ہے اور اٹک کے اندر تمام سرپرستی جناب کے ایم این اے صاحب کر رہے ہیں، آپ تھوڑی سی توجہ کریں اور مجھے یقین ہے اور پتا ہے کہ آپ تک یہ رپورٹیں آ چکی ہوں گی لیکن میرا فرض تھا کہ میں آپ کو دوبارہ یاد دہانی کرا دوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری شوکت محمود بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں ایک بہت اہم issue آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں۔ تھانہ بستی ملوک ملتان کے اندر رہے اور یہاں پر ملتان کے بہت سے میرے دوست بیٹھے ہوں گے جو کہ اس کو endorse کریں گے۔ وہاں پر تمام چینلز نے اس واقعہ کو کل live cover کیا ہے، وہاں پر ایک SHO رانا ظہیر الدین بابر تعینات ہیں جو کہ رانا محمود الحسن صاحب مسلم لیگ (ن) کے ایم این اے کے بہنوئی ہیں۔ رانا ظہیر الدین بابر کو تھانہ بستی ملوک میں بطور "ایس ایچ او" تعینات کیا گیا اس میں جو میں سب سے اہم بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

کہا جاتا ہے کہ ہم courts کا بڑا احترام کرتے ہیں، رانا ظہیر الدین بابر کے متعلق ہائیکورٹ کا واضح آرڈر موجود ہے اور اس کے متعلق directions بھی دی ہوئی ہیں کہ:

He should not be posted at any police station.

اس آرڈر کو ہوا میں پھینکتے ہوئے، اس کو وہاں پر تعینات کیا گیا۔ میں بتاتا ہوں کہ وہاں پر کل کیا ہوا؟ کل بہت سارے لوگوں نے آپس میں مل کر تھانے پر ہلہ بول دیا، پولیس نے ان پر تشدد کیا۔ اس کے بعد 300 آدمیوں پر "ایف آئی آر" درج ہو گئی ہے اس میں 50 اور 100 کے قریب نامعلوم ہیں۔ بات یہ نہیں ہے کہ آج ہم اپوزیشن میں ہیں تو اس واقعہ کو raise کر رہے ہیں لیکن جب ہم وہاں پر بیٹھے تھے تو آپ کو یاد ہوگا کہ جس دن وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر موجود تھے تو ان کی موجودگی میں، میں نے یہ بات کہی تھی کہ پنجاب کے اندر آج کل ڈاکے، چوریاں، اغواء برائے تاوان سر عام ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہمارے آنے سے کیا تبدیلی آئی ہے؟ ہم نے تو قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ جھوٹے پرچے درج نہیں ہوں گے، جھوٹی "ایف آئی آر" درج نہیں ہو گی۔ آج میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ وہاں پر پولیس میں خواہ وہ میرا ضلع ہو یا کسی اور دوست کا ضلع ہو رشوت عام ہے، جھوٹے پرچے عام ہیں، ڈکیت سر عام پھر رہے ہیں اور ڈاکے سر عام ہو رہے ہیں جبکہ ہمارے مسیحا ڈاکٹروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کا ہاؤس notice لیتے ہوئے جوڈیشل انکوائری کا حکم دے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ ہائیکورٹ کی واضح ہدایت کے باوجود اس "ایس ایچ او" کو صرف مسلم لیگ (ن) کے بہنوئی ہونے کے ناتے اسی تھانے میں لگا دیا گیا جہاں کی ہدایات تھیں تو میں چاہوں گا کہ اس پر جواب آئے اور جوڈیشل انکوائری کا حکم صادر فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شوکت محمود بسراء صاحب نے جو بات کی ہے۔ مجھے اس بات کا experience ہے کہ ان کے ضلع کا پہلے بھی ایک معاملہ تھا تو اس میں ماشاء اللہ انہوں نے بڑا تعاون کر کے اس معاملے کو حل کروایا اور مقامی پولیس کی طرف سے جو تجاوز ہو رہا تھا اس کو انہوں نے حل کروایا تھا۔ یہ انہوں نے ہائیکورٹ کے آرڈر کا ذکر کیا ہے تو اس کی کاپی مجھے دے دیں۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ ہائیکورٹ کے آرڈر میں یہ بات موجود ہے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

کہ وہ آدمی وہیں پر SHO لگے۔ یہ تو clear-cut violation ہے اس چیز کو فوری طور resolve کروایا جائے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں رانا صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا جواب دیا اور میں اس سے مطمئن بھی ہوں لیکن جو بات میں نے add کی ہے۔ اس کی کاپی کا انکوائری سے کوئی تعلق نہیں ہے کاپی ضرور دوں گا لیکن اس کی کاپی کا جوڈیشل انکوائری کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ بات تو proved ہے کہ کل 300 بندوں کے خلاف "ایف آئی آر" درج ہوئی ہے۔ میں تو اس کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ جوڈیشل انکوائری کا حکم دیں۔ باقی ہائیکورٹ کے آرڈر کی کاپی میں آج نہیں تو کل پہنچا دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس کیس کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اگر یہ واقعی معاملہ اسی طرح سے ہے کہ 300 بے گناہ آدمیوں کے خلاف پرچہ درج کیا گیا ہے تو میں اپنے محترم بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کا توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں تو next day یعنی کل ہم اس کو take up کر لیتے ہیں اور سارا ریکارڈ منگوا کر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب جو ہمارے معزز ممبر ہیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے اصل میں، میں وہی بات کرنا چاہتا تھا کہ میں پچھلے پانچ سالہ tenure میں ایم این اے تھا اور میرے حلقے میں کوئی ایک روپے کا بھی کام نہیں ہوا لیکن پھر بھی عوام نے ہماری عزت رکھی اور ہمیں mandate دیا۔ مقصد صرف رویوں کا ہے، فنڈز ملیں گے تو تب بھی ٹھیک ہے، اگر نہیں ملیں گے تو پھر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم اپنی عوام کو بتا سکیں گے کہ محترم شہباز شریف صاحب نے گڈ گورننس کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کے فنڈز بند کر دیئے ہیں۔ شاید فنڈز ملنے سے کچھ لوگ ناراض بھی ہو جاتے ہیں کہ میرا کام نہیں ہوا لیکن مجھے ان سے توقع ہے کہ فنڈز کسی بھی دوست کے ریلیز نہیں ہوں گے لیکن اگر فنڈز ریلیز نہیں ہوئے تو ہم فنڈز کی بھیک نہیں مانگیں گے۔ اگر ہو سکا تو اپنی عزت کو نہیں بیچیں گے چاہے فنڈز ملیں یا نہ ملیں۔

جناب سپیکر! بات وہی روّیوں کی ہے اور ہماری یہ دعا ہے کہ ہم 80 اور 90 کی دہائیوں میں نہ جائیں لیکن ہمیں اس سے امید نہیں لگتی کیونکہ میں نے 4.5 ملین کے ہینڈ پمپ غریب عوام کے محلوں کے لئے P&D سے منظور کروائے تھے تو اب کمشنر صاحب کا حکم آیا ہے کہ وزیراعلیٰ ہاؤس سے ہمیں فون آیا ہے کہ ان تمام کو بند کر دیا جائے۔ ان کے tenders بھی اخبارات میں آئے تھے لیکن ہم صرف یہ ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں۔ ہم اس ایوان اور پریس کے ذریعے اپنی عوام کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کے فنڈز گڈ گورننس کی نذر ہو چکے ہیں۔ وہ جو رویوں کی بات ہو رہی تھی ان روّیوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ مجھے پچھلے دنوں Prime Minister's Chamber جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ قومی اسمبلی میں جتنے بھی مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران موجود ہیں وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران سے زیادہ وزیراعظم کو approach بھی کرتے ہیں اور ان سے کام بھی لیتے ہیں لیکن یہاں روّیہ یہ ہے کہ ہمیں ابھی سے یہ signal دے دیا گیا ہے کہ یہاں بھی ہم نے کسی منسٹر سے رابطہ نہیں کرنا، آپ آگے چلیں، پاکستان پیپلز پارٹی آگے چلے، وہ اکیسویں صدی میں آئے اور ہم خود واپس پچھلی 80 اور 90 کی دہائی میں چلیں گے۔ ان کو 80 اور 90 کی دہائی کا روّیہ مبارک ہو لیکن ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ ان کے فنڈز بند کرے گی اور نہ ہی ان کو کسی قسم کی victimization کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پیپلز پارٹی کو coalition سے علیحدہ کرنے کے بعد good governance کا پہلا مظاہرہ میرے حلقے کے ایک گاؤں ٹھکر کلاں میں ہوا ہے جہاں پر وہ دوست جو 1947 میں unionist سے شروع ہوئے پھر Conventional League میں پہنچے، پھر پیپلز پارٹی میں آئے، پھر پاکستان مسلم لیگ (جونیجو) میں گئے، پھر پاکستان مسلم لیگ (ن) میں گئے، پھر پاکستان مسلم لیگ (ق) میں گئے، یہ اقتدار کی مچھلیاں ہیں اور اب دوبارہ پاکستان مسلم لیگ (ن) میں گھس آئے ہیں کل پرسوں سے انہوں نے وہاں پر چند غریب لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا ہے اور انہوں نے یہ message دیا ہے کہ پیپلز پارٹی اب coalition government کا حصہ نہیں ہے چونکہ پچھلا الیکشن انہوں نے (ق) لیگ سے لڑا تھا تو وہاں پاکستان پیپلز پارٹی نہیں بلکہ اس پنجاب کے شہریوں کی زمینوں پر انہوں نے زبردستی قبضہ کر لیا ہے اور پولیس ان لوگوں کی کسی قسم کی رپورٹ لینے سے انکاری ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب so called good governance کا مظاہرہ کرتے ہوئے غریب زمیندار جو کسان ہیں، جو چند ایکڑ کے مالک ہیں اُن کو ان ظالم ticket holders future جو ماضی میں (ق) لیگ کے ticket holders تھے ان کے ظلم سے بچایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میری عرض بھی سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ ابھی ذرا ایک منٹ، کاہلوں صاحب اور بھٹی صاحب میں باری باری floor دے رہا ہوں۔ پہلے کاہلوں صاحب ہیں پھر آپ ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر اختر ملک صاحب اور پھر چنیوٹی صاحب ہیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ کاہلوں صاحب بات کر لیں اس کے بعد میں نے government business take up کرنا ہے۔ جی، کاہلوں صاحب!

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے ایک دو گزارشات کرنا چاہوں گا۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سرگودھا میں ایک سرکاری ہسپتال ہے وہاں ایک ہی CT Scan Laser Machine تھی جو تقریباً 9 مہینے سے بند پڑی ہے۔ وہاں کے مریض اس وقت بہت پریشان ہیں وہ لوگ پرائیویٹ ہسپتال میں یا لاہور میں آ کر اس چیز کو cover کر سکتے ہیں اور نہ اس کا کوئی حل ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس CT Scan Laser Machine کی مرمت کرائی جائے یا اس کا کوئی alternate حل نکالا جائے۔ دوسری میری یہ گزارش ہے کہ سرگودھا میں اس وقت لاء اینڈ آرڈر کی بُری حالت ہے، ایک مہینے میں مال مویشیوں کی تقریباً دو سو ڈکیتیاں ہوئیں آج تک اس کا کوئی سدباب نہیں ہوا۔ پنجاب گورنمنٹ اور وہاں کی انتظامیہ نے کوئی ایکشن لیا اور نہ اس کا کوئی حل نکالا ہے۔ لوگ سخت پریشان ہیں، سڑکوں پر مظاہرے کر رہے ہیں لیکن اس کا آج تک کوئی حل نہیں نکل سکا۔ میری گزارش ہو گی کہ لاء منسٹر صاحب موجود ہیں وہ خود چیک کریں کہ اس وقت پولیس کیا اقدامات کر رہی ہے، کیا یہ good governance ہے کہ لوگ مظاہرے کر رہے ہیں؟ مال مویشیوں کی چوری کی روک تھام کی جائے تاکہ لوگ وہاں پر سُکھ کا سانس لے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سردار صاحب!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! آپ بھی بورے والا کے رہنے والے ہیں، آپ کو وہ وقت یاد ہو گا، میں نے آپ کی معرفت شہباز شریف صاحب سے ایک فائل پر sign کرائے تھے کہ ہمارے بورے والا ٹی ایچ کیو ہسپتال کو اپ گریڈ کر دیا جائے جب سے تحصیل ہیڈ کوارٹر بنا ہے یہ ساٹھ beds پر مشتمل ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جنوبی پنجاب میں جب ہمیں فنڈز دیئے کیونکہ ضلع وہاڑی جنوبی پنجاب کی

بارڈر لائن پر ہے تو کمشنر ملتان نے ہمیں ہدایت کی کہ آپ ایسے کریں کہ کوئی میگا پراجیکٹ دے دیں ان چھوٹی چھوٹی نالیوں، گلیوں، سڑکوں کو چھوڑیں تو وہی فائل جو آپ کی معرفت ہم نے وزیراعلیٰ سے recommend کرائی تھی تو میں نے وہی فائل دے دی کہ ہمارا ساٹھ beds کا ہسپتال ہے اس کو ایک سو پچاس کا کر دیا جائے۔ الحمدللہ وہ منصوبہ منظور ہو گیا اس کے 2009-10 میں 14 کروڑ روپے کے فنڈز اب تک منظور ہو چکے ہیں، اس کے نقشے بھی بن چکے ہیں کہ انہوں نے ہسپتال میں کدھر amendment کرنی ہے۔ ابھی جب ہم آپ سے coalition partner علیحدہ ہوئے ہیں تو وہاں کے شکست خوردہ سید نسیم شاہ صاحب نے فوری طور پر ایک بیئز لگا دیا یا ان کو کوئی ہدایت آئی تھی جہاں پر ہمارا ہسپتال کا مردہ خانہ ہے وہاں پر ایک گڑھا کھود کر نئی اینٹیں رکھ کر تصویریں بنائی گئیں۔ اس کے نیچے نہ گارا لگا، نہ کوئی چیز لگی اور بیئز بھی لگا دیا کہ ہم میاں شہباز شریف صاحب کے بہت شکر گزار ہیں جنہوں نے چالیس beds سے نوے beds کا ہسپتال منظور کر دیا یہ تو انہوں نے سارا کام ہی ختم کر دیا۔ ہم نے فوری طور پر اس کی تصویریں بھی لیں اور پریس میں جا کر احتجاج بھی کیا کہ یہ ہمارا چالیس beds کا ہسپتال نہیں تھا جب سے ٹی ایچ کیو ہسپتال بنا ہے یہ ساٹھ beds کا ہسپتال ہے یہ چالیس کدھر سے آ گیا؟ وزیراعلیٰ پنجاب نے جو فنڈز دیئے ہیں اس سے ساٹھ beds سے ایک سو پچاس beds کا ہسپتال منظور ہوا ہے اس کے نقشے بھی بن چکے ہیں۔ یہ بات جو پنجاب میں پیپلز پارٹی کی حکومت change ہونے کے بعد آئی ہے، میں رانا ثناء اللہ صاحب آپ کی معرفت یہی بات کہتا ہوں کہ ان بندوں کو ایسی ہدایات نہ دیں کیونکہ این اے-167 تحصیل بورے والا میں پیپلز پارٹی کا ایم این اے ہے اور ایم پی اے بھی پیپلز پارٹی کا ہے۔ یہ فنڈز ہمارے ہیں اور ہم نے جنوبی پنجاب سے حصہ لیا ہے اور وزیراعلیٰ پنجاب نے بھی اس کو recommend کیا ہے اور میں نے جو پریس کانفرنس کی تھی میں نے کہا تھا کہ ہمیں بہت خوشی ہو گی کہ جب یہ ہسپتال مکمل ہو یا اس کی بنیاد رکھی جائے تو وزیراعلیٰ پنجاب وہاں پر آئیں تاکہ وزیراعلیٰ پنجاب وہاں پر آئیں گے تو ہم اس حلقے کے اور بھی کام ان سے کرائیں گے۔ یہ نسیم شاہ صاحب نے جو حرکت کی ہے یہ ڈی سی او کی معرفت سے تمام کام چلا ہے اس بیئز کو وہاں سے اُتار دیں ورنہ ہم جا کر اُتار دیں گے وہ جو بورڈ لگا ہے وہ بھی اُتاریں یہ ہمارا چالیس beds کا ہسپتال نہیں تھا، یہ جب ٹی ایچ کیو ہسپتال بنا تھا تو ساٹھ beds کا تھا اس کو ساٹھ beds سے ایک سو پچاس beds کرنا تھا اور یہ تمام بات وزیراعلیٰ پنجاب کے نوٹس میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آپ کا valid point ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: اس کا 14 کروڑ روپیہ release بھی ہو چکا ہے۔ کل ڈی سی او صاحب کو ہدایت کریں کہ یہ غلط کارروائی بند کریں بلکہ ہمیں خوشی ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب وہاں پر آ کر خود اس کا افتتاح کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے already note کر لیا ہے کل وہ اس پر اکٹھا respond کر دیں گے۔ مہربانی۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! ایک دو issues ہیں۔ پہلا issue تو ڈاکٹروں والا تھا وہ کل سپیکر صاحب نے کمیٹی constitute کر دی ہے انشاء اللہ وہ حل ہو جائے گا۔ دوسرا issue میں یہ سمجھتا ہوں کہ بڑا اہم ہے میری آج Provincial Highways کے ایک سینئر افسر سے بات ہوئی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اپریل تک فنڈز release ہو جائیں گے اور جون میں جا کر lapse ہو جائیں گے یہ پورا صوبہ مالی بے ضابطگی کا شکار ہے۔ عوام کا پیسا ہے، دِن بدن اس کی valuation کم ہوتی جا رہی ہے اس پر کوئی خصوصی کمیٹی بنائیں جو مالی بے ضابطگیاں ہیں جو مختلف محکموں کی ہیں ان کو صحیح کیا جائے۔ دوسری اہم بات میں ملتان کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں ملتان میں ایک Multan Development Authority (MDA) ہے انہوں نے وہاں پر فاطمہ جناح کے نام سے ایک کالونی plan کی ہے۔ لوگوں کو پلاٹس الاٹ ہوئے ہیں۔ لوگوں نے اپنی installments جمع کرانی شروع کر دیں پچھلے دو سال سے MDA کی تقریباً 70 کروڑ روپے کی رقم جو لوگوں کی قسطوں کی رقم ہے گورنمنٹ کی نہیں ہے، گورنمنٹ آف پنجاب نے وہاں سے draw کرائی ہے اور دو سال میں ابھی تک ایک پیسا واپس نہیں ہوا جس کی وجہ سے کالونی کی development کا کام suffer ہو رہا ہے اور لوگوں میں بڑی بے چینی ہے اور آپ نے بہت دفعہ پریس میں بھی دیکھا ہو گا کہ جو پلاٹ کے الاٹی ہیں انہوں نے احتجاج کیا ہے تو میں آپ کی وساطت سے رانا ثناء اللہ خان سے کہوں گا کہ وہ اس معاملے کو فوراً take up کریں ورنہ ملتان میں شور شرابہ ہونے کا خطرہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اس پر بھی کل رانا صاحب اکٹھا ہی جواب دیں گے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا، میں ایک ضروری مسئلہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کل چناب نگر میں شام تقریباً 6 بجے ریلوے پھاٹک کے قریب،

ہمارے ایک صحافی رانا ابرار صاحب کو فون کر کے بلوایا گیا اور پھر قادیانیوں نے انہیں وہاں پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ دو آدمی موقع سے پکڑے گئے اور باقی فرار ہو گئے۔ قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت state کے اندر state بنائی ہوئی ہے۔ بلاک رکھ کر تمام راستے روک دیئے گئے ہیں۔ ارد گرد کے دیہاتوں سے جو لوگ آتے ہیں ان کی ناجائز تلاشی لی جاتی ہے ان کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ مئی 1974 میں بھی اس قسم کا ایک واقعہ رونما ہوا تھا۔ نشتر کالج ملتان کے طلباء جو واپس جا رہے تھے ان کو ریل سے اتار کر ان کی زبانیں کاٹی گئیں جس کے بعد ایک بڑی تحریک چلی۔ ہمیں خطرہ ہے کہ اگر اس قسم کے ملزمان کو چھوٹ دی گئی تو ملک میں کوئی نئی آگ لگ سکتی ہے۔ یہ قادیانی ملک کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے یہ کہا ہے کہ ایف آئی اے کا ڈائریکٹر جنرل کرپشن کیس کے معاملے میں support نہیں کر رہا۔ وسیم احمد قادیانی ہے جسے ڈائریکٹر جنرل بنا دیا گیا ہے جس نے سارے ملک کو یرغمال بنایا ہوا ہے ۔ ملک میں ایک سانحہ ہو رہا ہے 11 آدمیوں کی ایک ٹیم ہے انہوں نے messages کا ایک پروگرام بنایا ہوا ہے۔ اس کے بعد نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کہنے کو زبان اجازت نہیں دیتی۔ جانوروں کے اوپر اللہ پاک کا نام لکھا ہے اور وہ message چلا رہے ہیں ان کا ایک قادیانی سرغنہ تھا جس کو وسیم احمد ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے جب سی سی پی او کراچی تھا اس نے پکڑے ہوئے ایک قادیانی ملزم کو چھڑوا دیا۔ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں اور پاکستان کی سالمیت کے خلاف کام کر رہے ہیں جن کے خلاف فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! اس سلسلے میں آپ وزیر قانون کو مل لیں۔

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب!تشریف رکھیں میں ابھی آپ کو floorدیتا ہوں۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر گیارہ introduction of Billsہیں اس کے ساتھ ساتھ Motion under rule 244-A for amendment in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 ہے۔سب سے پہلے The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 8 of 2011).

Minister for Law to introduce the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within 15 days.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 9 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):MR Speaker! I move to introduce the Punjab Laws (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within 15 days.

Now, Minister for law to introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 10 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within 15 days.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011 (Bill No. 11 of 2011)

مسودہ قانون قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy, Tenants and Muqarraridars Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy, Tenants and Muqarraridars Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of

the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 12 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی افراد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 13 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Punjab Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 14 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) اٹارنی کے اختیارات مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):MR Speaker: I move to introduce the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Administrator General's (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 15 of 2011

مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I move to introduce the Punjab Administrator General's (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Administrator General's (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Specific Relief (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 16 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) مخصوص دادرسی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): MR Speaker! I move to introduce the Specific Relief (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Specific Relief (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of

Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Official Trustees (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 17 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I move to introduce the Official Trustees (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Official Trustees (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Defamation (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 18 of 2011)

مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr Speaker! I move to introduce the Defamation (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Defamation (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report up to 30th April 2011.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ جو Rules of Business میں in consequence of 8th amendment کچھ ترامیم ہیں۔ اس سلسلے میں میری محترم تنویر اشرف

کائرہ اور پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار صاحب سے بھی بات ہوئی ہے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ طریقہ ہے کہ آج ہی اس پر vote کر کے اس کو پاس کر دیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیا جائے تاکہ وہاں پر بھی اس کو دیکھ لیا جائے۔ میری بھی یہی request ہے کہ اس کو leave grant کرنے کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور جب اس کی رپورٹ واپس آئے تو پھر اس کو پاس کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے ہم اس کو پیش کر دیتے ہیں۔ leave grant کرنے کے بعد پھر اس کو کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

Now we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law has given notice of motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. The proposed amendment is as under:-

In the said rules for chapter IV the following shall be substituted:-

"Chapter IV Chief Minister A-Election

17. Election of Chief Minister.–

(1) After the election of the Speaker and the Deputy Speaker following a general election, or whenever the office of the Chief Minister falls vacant for any reason, the Assembly shall, to the exclusion of any other business, proceed to elect without debate one of its members as the Chief Minister.

(2) At any time before 5:00 pm preceding the day on which the Chief Minister is to be elected, any member may nominate another member for election as the Chief Minister (hereinafter called 'the candidate') by delivering to the Secretary a nomination paper set out in the First Schedule

signed by himself as proposer and by another member as seconder, together with a statement signed by the candidate that he consents to the nomination.

(3) The nomination paper in terms of sub-rule (2), may be delivered either by the candidate, or the proposer, or the seconder.

(4) A candidate may be nominated by more than one nomination paper but no member shall subscribe, whether as proposer or seconder, more than one nomination paper at an election.

(5) The Secretary shall endorse under his signature the date and time of the receipt on each nomination paper, shall record it in the register maintained for the purpose, and shall issue an acknowledgement as set out in the First Schedule.

(6) If a member has subscribed to more than one nomination paper, the nomination paper delivered to the Secretary prior in time shall be valid and all subsequent nomination papers shall be invalid and shall not be taken into consideration.

18. Scrutiny.–

(1) The Speaker shall, at 6:00 pm on the day preceding the day of the election or at such other time as he may determine, scrutinize the nomination papers received in terms of rule 17, in the presence of such candidates, their proposers or seconders as may wish to be present.

Explanation.– Where the Speaker determines the time for scrutiny of nomination papers other than the time mentioned in this sub-rule, the Secretary shall intimate the candidates, the

proposers and the seconders, the time determined by the Speaker for scrutiny of the nomination papers.

(2) The Speaker may reject a nomination paper if he is satisfied that–

(a) the proposer or the seconder or the candidate is not a member;

(b) any provision of rule 17 has not been complied with; or

(c) the signature of the proposer or the seconder or the candidate is forged.

(3) Notwithstanding anything in clause (2), the Speaker shall not reject a nomination paper on the ground of any defect which is not of substantial nature and may allow any such defect to be rectified at the time of scrutiny.

(4) The Speaker shall endorse on each nomination paper his decision accepting or rejecting the nomination paper and shall, in case of rejection, record brief reasons for the rejection of a nomination paper.

(5) The rejection of a nomination paper of a candidate shall not invalidate the nomination of the candidate through another valid nomination paper.

(6) The decision of the Speaker, accepting or rejecting a nomination paper, shall be final.

19. Withdrawal.–

A candidate may withdraw his candidature at any time before the commencement of the election by submitting an application, in writing under his hand, to the Speaker.

20. Election.–

(1) Before the commencement of the election, the Speaker shall read out to the Assembly the name or names of the candidates validly nominated in the order in which their nomination papers were received and shall proceed to conduct the election in accordance with the procedure prescribed in the Second Schedule.

(2) If there is only one contesting candidate and he secures the votes of the majority of the total membership of the Assembly, the Speaker shall declare him to have been elected as the Chief Minister; but, in case, he does not secure that majority, all proceedings for the election, including nomination of the candidates, shall commence afresh.

(3) If no candidate secures the votes of the majority of the total membership of the Assembly in the first poll, the Speaker shall conduct a second poll between the candidates who secure the two highest numbers of votes in the first poll and shall declare the candidate who secures the majority of votes of the members present and voting to have been elected as Chief Minister:

Provided that if the number of votes secured by two or more candidates securing the highest number of votes is equal, the Speaker shall hold further polls between them until one of them secures the majority of votes of the members present and voting, and shall declare such candidate to have been elected as the Chief Minister.

21. Governor to be informed.–

The Speaker shall, as soon as may be, inform the Governor the name of the Chief Minister elected under these rules;

2. Rule 22

in rule 22-

(a) in sub-rule (1), for the phrase 'clause (3) or clause (5)', the phrase clause (7), shall be substituted; and

(b) in sub-rule (7), for the phrase 'clause (5)', the phrase 'clause (7)' shall be substituted;

3. Rule 42

in rule 42, in sub-rule 2, for clause (ii), the following shall be substituted:-

"(ii) the election of the Chief Minister";

4. Rule 83

in rule 83, in clause (o) for para (vi), the following shall be substituted:

"(vi) fixed for the election of the Chief Minister";

5. Rule 89

in rule 89-

(i) for sub-rule (3), the following shall be substituted:-

"(3)The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons, signed by the member, and if the Bill is a Bill that, under the Constitution, requires consent of the Government for its introduction, the notice shall also be accompanied by a request that such consent may be obtained.";

(ii) for sub-rule (4), the following shall be substituted:-

"(4) If a Bill is accompanied by a request under sub-rule (3), the Secretary shall cause a copy of the Bill to be transmitted to the Department concerned for obtaining orders of the Government thereon, and shall, on receipt of such orders, communicate the same to the member concerned."; and

(iii) for sub-rule (5), the following shall substituted:-

"(5), If a question arises whether or not a Bill or an amendment of a Bill requires the consent of the Government, the question shall be decided by the Speaker, and his decision shall be final.";

6. Rule 91

in rule 91-

(i) for sub-rule (2), the following shall be substituted:-

"(2)The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons, signed by the Minister.",

(ii) sub-rule (3), shall be omitted; and

(iii) for sub-rule (6), the following shall be substituted:-

"(6) An Ordinance laid before the Assembly under clause (2) of Article 128 of the Constitution shall be deemed to be a Bill introduced in the Assembly on the day it is so laid.";

7. Rule 105

in rule 105-

(i) for sub-rule (3), the following shall be substituted:-

"(3) If the amendment is an amendment which, under the Constitution, requires the consent of the Government before it is moved, the notice shall be accompanied by a request that such consent may be obtained and the Secretary shall cause a copy of the amendment to be transmitted to the Department concerned for obtaining orders of the Government thereon and shall, on receipt of such orders from that Department, communicate the same to the member concerned." and

(ii) for sub-rule (4), the following shall be substituted:-

"(4),If a question arises whether or not an amendment requires the consent of the Government, the question shall be decided by the Speaker and his decision shall be final.";

8. Rule 112

in rule 112-

for rule 112, the following shall be substituted:-

"112. Publication.- When a Bill is assented or is deemed to have been assented to by the Governor under Article 116 of the Constitution, the Secretary shall immediately cause it to be published in the Official Gazette as an Act of the Assembly.";

9. Rule 127

in rule 127-

(a) for the existing headings Resolutions relating to the disapproval of Ordinances, making of law by

Parliament and Administrative Courts, the following shall be substituted:-

'Resolutions under the Constitution.;

(b) for clause (1), the following shall be substituted:-

"(1) A member may give notice of a motion for leave to move a Resolution under para (a) of clause (2) of Article 128, or under clause (1) of Article 144, or under proviso to Article 147, or under proviso to clause (2) of Article 212, or under first proviso to clause (1) of Article 232 of the Constitution."; and

(c) the following new clauses (7) and (8) shall be added:-

"(7) If a Resolution under proviso to Article 147 of the Constitution is passed, the Secretary shall communicate it to the Government.

(8)If a Resolution under first proviso to clause (1) of Article 232 of the Constitution is passed, the Secretary shall communicate it to the Federal Government." ;

10. Rule 128

for rule 128, the following shall be substituted:-

"128. Recommendations of National Finance Commission.-

(1) A Minister shall lay in the House the recommendations of the National Finance Commission together with an explanatory memorandum as to the action taken on the recommendations."

(2) The Minister for Finance shall, biannually, lay the report in the House regarding

implementation of the Award of the National Finance Commission in terms of clause (3b) of Article 160 of the Constitution.";

11. First Schedule

for the First Schedule, the following shall be substituted:-

FIRST SCHEDULE
(See Rule 17)
NOMINATION PAPER FOR
ELECTION OF CHIEF MINISTER
PART – A
(to be filled by the Proposer)

I,____Name of the Proposer_____member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._______ do hereby propose the name of _______ a member of the Assembly elected from constituency No._____, for the election as Chief Minister under Article 130 of the Constitution.

I hereby declare that I have not subscribed to any other nomination paper for this election as Proposer or Seconder.

Dated____________ Signature of Proposer

PART – B
(to be filled by the Seconder)

I, _________Name of the Seconder_________member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._____, do hereby second the above proposal.

I hereby certify that I have not subscribed to any other nomination paper for this election as Proposer or Seconder.

Dated____________ Signature of Seconder

PART – C

(to be filled by the Candidate)

I, __________Name of the Candidate_______member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._____, do hereby declare that I have consented to the above proposal and that I am qualified to be elected as Chief Minister.

Dated____________ Signature of Candidate

ACKNOWLEDGEMENT

Mr/Ms _____________________ member of the Provincial Assembly of the Punjab elected from constituency No._________ has delivered the nomination paper of Mr/Ms _____________________ member of the Assembly elected from constituency No.____ for election as Chief Minister on ____________ at _________ am/pm. The nomination paper has been entered in the relevant Register at serial No.______.

SECRETARY
PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB

For the second Schedule, the following shall be substituted:-

12. SECOND SCHEDULE

(See Rules 20, 22 and 23)

PROCEDURE FOR RECORDING OF VOTES IN THE CASE OF CHIEF MINISTER

1. Before voting commences, the Speaker shall direct that the bells be rung for five minutes to enable members not present in the Chamber to be present. Immediately after the bells stop ringing, all the entrances to the Lobby shall be locked and the Assembly staff posted at each entrance shall not allow any entry or exit through those entrances until the voting has concluded.

2. The Speaker shall then read out the names of the candidates in case of election of the Chief Minister under rule 20 or as the case may be, the resolution under rule 22 or rule 23 before the Assembly and ask the members who wish to vote in favour of a candidate/resolution to pass in single file through the entrance where tellers shall be posted to record the votes. On reaching the desk of the tellers, each member shall, in turn, call out the division number allotted to him under these rules. The tellers shall then mark off his number on the division list simultaneously calling out the name of the member. In order to ensure that his vote has been properly recorded, the member shall not move off until he has clearly heard the teller call out his name. After a member has recorded his vote, he shall not return to the Chamber until bells are rung under para 3.

3. When the Speaker finds that all the members who wished to vote have recorded their votes, he shall announce that the voting has concluded. Thereupon the Secretary shall cause the division list to be collected, count the recorded votes and present the result of the count to the Speaker. The Speaker shall then direct that the bells be rung for two minutes to enable the members to return to the Chamber. After the bells stop ringing, the Speaker shall announce the result of the poll to the Assembly.

Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قاعدہ 144-اے کے تحت قواعد میں ترمیم کے لئے تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):MR Speaker! I move:

> "That the leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The motion is not opposed, leave is granted. Minister for Law may move his motion for consideration of the proposed amendments.

وزیر قانون صاحب! کیا یہاں پر آپ leave grant کرانا چاہتے ہیں یا پھر اسے Standing Committee کو refer کر دیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ساتھ اس بارے میں بات ہوئی ہے تو ان کی خواہش کے مطابق آپ اس کو Standing Committee کے سپرد کر دیں اور وہاں سے جب یہ amendments pass ہو کر واپس آئیں گی تو پھر اس کے بعد اس کو legislate کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The proposed amendments are referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report within one month.

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف، مسودہ قانون ترمیم انتقال جائیداد اور مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011 نمبر 1 تا 3 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب سپیکر! میں

(1) The Trusts (Amendment) Bill 2011(Bill No. 1 of 2011),

(2) The Transfer of Property (Amendment) Bill 2011 (Bill No.2 of 2011) and

(3) The Partition (Amendment) Bill 2011 (Bill No.3 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب اس کے بعد الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ) قرآن مجید پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011 (Bill No.6 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مذہبی امور و اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب اعجاز احمد خان مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں

The Qarshi University Muridke Bill 2011 (Bill No. 24 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب چودھری طارق محمود باجوہ مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں

The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011 (Bill No.7 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میاں طارق محمود مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت، مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) روزگار مصدرہ 2011 کے نمبر 4 تا 5 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں طارق محمد: جناب سپیکر! میں

(1) The Employment of Children (Amendment) Bill 2011 (Bill No.4 of 2011) and

(2) The Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011 (Bill.No.5 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 17-مارچ2011 صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔